

MONTHLY
Family Magazine

فیملی میگزین

ABC.Reg.No.3378,File No.12/12(4/06PR)

ایمان و عمل کی روشنی میں زندگی کے ہر لمحہ کو کامیاب بنانے کا واحد ذریعہ

Reg.No.20333-36 • CPL No.FD-107

ماہنامہ
رہنما خواتین
فصلیہ

جلد نمبر 13 مئی 2018ء شمارہ نمبر 5
شعبان - رمضان 1439ھ

حضرت اکرم ﷺ سے محدثین کا مردمانگنا

قرآن پاک پڑھنے کی فضیلت

میراجِ جسم
میری مرضی
خلاۃِ اسلام تصوف

زندگی کا ایک نقشہ یہ بھی ہے

ایک لڑکی کا پہلا (محبت نامہ) لولپٹر

گرمیوں کو خوش آمدید کہیے

آنکھوں کے سیاہ حلقے

چیلنج سے مرمت گھبراہٹیں

خوشبوؤں کے بٹی فوائد

بچا ہوا لھانا دوبارہ استعمال کیا جاسکتا ہے

عذرا
کے بارے میں
ایک خوبصورت واقعہ

ایک لمحہ فکریہ

لڑکے اور لڑکی کی شادی میں دیر کرنے کا بڑھتا ہوا خطرناک رجحان

- 1 قرآن پاک پڑھنے کی فضیلت 02
- 2 فضائل و مسائل صیام رمضان 03
- 3 محدثین کرام کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا 07
- 4 حجاب پر یونیورسٹی طلبہ اور اسکالرز میں دلچسپ مکالمہ 08
- 5 ایک خواب (آیہ الکرسی کی فضیلت) 10
- 6 شب قدر 12
- 7 ایک نوجوان لڑکی کا پہلا (محبت کا خط) لٹریٹر 13
- 8 گرمیوں کو خوش آمدید کہیے 16
- 9 زندگی کا نقشہ ایک یہ بھی ہے 18
- 10 ننھا داعی مبلغ 19
- 11 لڑکے اور لڑکیوں کی شادی میں دیر کرنے کا بڑھتا ہوا 22
- 12 میرا جسم میری مرضی خلاف اسلام تصور 24
- 13 خوشبوؤں کے طبعی فوائد 25
- 14 آنکھوں کے سیاہ حلقے 26
- 15 بچا ہوا کھانا 27
- 16 چیلنج سے مت گھبرائیے 28
- 17 ایک شاگرد اور استاد کے درمیان مکالمہ 29
- 18 انسان کی اوقات صرف ایکس (21) گرام 30
- 19 عدل کے بارے میں ایک خوبصورت واقعہ 32
- 20 جلسہ سترہ (17) رمضان 32

خط و کتابت کا پتہ: آفس ماہنامہ راہنما خواتین 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد 041-2639940

جلیب بینک جناح کالونی برانچ اکاؤنٹ نمبر A/C 09037900113203

پبلشرز محمد افضل سعید نے صبح نور پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد سے شائع کیا



قرآن کریم

پڑھنے کی فضیلت



ہو؟ فرمایا سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن کی مانند ہے۔ (صحیح بخاری)

(۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک حرف کتاب اللہ میں سے پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس نیکیوں کی مانند ہوگی میں یہ نہیں کہتا کہ ”الحم ایک حرف ہے بلکہ ”الف“، ”لام“ اور میم تین حروف ہیں۔ (صحیح الجامع)

(۸) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن پڑھا کرو بے شک یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔“ (صحیح مسلم)

(۹) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قرآن کا ماہر ہے وہ تو قیامت کے دن عظیم ترین فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کو انک انک کر مشقت سے پڑھے اس کیلئے دو ہزار اجر و ثواب ہے۔“ (صحیح بخاری)

(۱۰) رسول اللہ ﷺ نے ایک بار نوفل بن عبدالمطلب کو فرمایا: ”رات کو سوتے وقت قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو، یہ شرک سے آزاد کرنے والی سورت ہے۔ (ترغیب)

(۱۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دس آیتوں کے ساتھ قیام اللیل کریگا تو اسے غفلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا۔ جو شخص ایک سو آیتوں سے قیام کریگا، اس کو ”قانتین“ میں سے لکھا جائے گا۔ ہزار آیات پڑھنے والے کو خزانہ جمع کرنے والوں میں سے لکھا جائے گا۔“

عارف متین انصاری

(۱) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اس کو جنت میں جانے سے صرف موت روک رہی ہے۔ (صحیح الجامع)

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی حتیٰ کہ اسے بخشوا لے گی وہ سورہ ملک ہے۔“ (ابوداؤد)

(۳) فرمان رسول الہی ہے: ”جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھتا ہے تو اس کیلئے اگلے جمعے تک نور روشن رہتا ہے۔“ (ترغیب)

(۴) جو شخص ”قل ہو اللہ احد“ مکمل دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بنائے گا۔ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر ہم تو بہت زیادہ یہ عمل کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی کثرت اور بہتر دینے والا ہے۔ (صحیح الجامع)

(۵) سیدنا معاذ بن عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بارش والی اندھیری رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کو بلانے گئے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس کو صبح و شام پڑھا کرو (تین تین بار) تمہیں ہر چیز سے کافی ہوگی۔ (صحیح ترغیب)

(۶) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص ہر رات ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ کون ہے جو یہ طاقت رکھتا

فضائل و مسائل صیام رمضان

مولانا غلام حسن قادری

کھانے پینے سے روکے رکھا: ”اے اللہ تعالیٰ جنت کے پھل کھلائے گا اور جنت کا پانی پلائے گا۔“ (اتحاف اہل الاسلام: ۶۳)

ہر گھڑی عبادت

ہر مہینے کی خاص خاص تاریخوں میں خاص خاص عبادت کی جاتی ہے اور پھر ان تاریخوں کے بھی خاص اوقات میں عبادت ہوتی ہے جیسا کہ پندرہویں شعبان ”لیلۃ القدر“ معراج کی رات، مگر رمضان ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ اس کی ہر گھڑی میں عبادت ہو رہی ہے۔ روزہ سے رہنا، عبادت، روزے دار کا سوئے رہنا عبادت، سحری عبادت، افطاری عبادت، گویا رمضان کی ہر آن میں خدا کی شان نظر آتی ہے۔

افطار میں جلدی مستحب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔ بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔

حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رمضان شریف میں ہم سفر پر تھے، جب سورج غروب ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”نیچے اتر کر ہمیں ستونا کر دو۔“

انہوں نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی تو روشنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: سواری سے اترو اور ستوتیار کرو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تعمیل ارشاد کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے افطاری فرمائی اور فرمایا: جب ادھر سورج ڈوب جائے اور ادھر

روزے دار کیلئے صیام و قرآن کی شفاعت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزے اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے، روزے عرض کریں گے یا اللہ میں نے تیرے اس بندے کو سارا دن کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا لہذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اس کو رات میں سونے سے روکے رکھا لہذا میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ پس دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔“

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

دو کریموں میں گناہ گار کی بن آتی ہے اگر بندہ گناہ گار ہوگا تو اس کی بخشش ہو جائے گی اور نیکو کار ہوگا تو اس کے درجات بلند ہو جائیں گے اور رمضان و قرآن سے سارے اہل ایمان ہی فائدہ اٹھائیں گے۔

ایک اور روایت میں ہے:

”جو اخلاص و ایمان سے رمضان کے روزے رکھے اور قیام کرے اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔“ (مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

روزے دار کا سو جانا بھی عبادت ہے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”روزے دار ہر وقت عبادت میں رہتا ہے۔“ اگرچہ وہ اپنے بستر پر سویا ہوا ہو۔ (کنز العمال)

آپ ہی سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ جسے روزے نے

سے رات آجائے تو (روشنی کے باوجود) روزہ افطار کرو۔“

(مسلم شریف، کتاب الصیام)

آپ ﷺ نے فرمایا ہم نبیوں کے گروہ کو حکم دیا گیا ہے کہ: ”افطاری جلدی کریں اور سحری میں تاخیر کریں اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھیں۔“ (المجم الكبير)

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”میری امت اس وقت تک میری سنت پر رہے گی جب تک کہ وہ افطار کیلئے ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی (عن ابی

درداء رضی اللہ عنہ)“ (مجمع الزوائد ج ۳، ص ۱۵۴)

انہی سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو کبھی بھی نماز مغرب کے بعد افطاری کرتے نہیں دیکھا (ولو کان علی شربة ماء) (المستدرک) چاہے ایک گھونٹ سے افطاری فرماتے لیکن نماز مغرب سے پہلے فرماتے۔“

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا گیا اور عرض کرنے والے حضرت مالک بن عامر اور حضرت مسروق رضی اللہ عنہما تھے کہ دو شخص ہیں اور دونوں صحابی رضی اللہ عنہما ہیں ایک افطاری میں جلدی کرتے ہیں دوسرے تاخیر۔ انہوں نے پوچھا جلدی کون کرتے ہیں، عرض کیا گیا عبد اللہ بن مسعود، فرمایا:

حضور ﷺ بھی ایسا ہی (جلد افطاری) کرتے تھے“ (مسلم، النسائي)

یاد رہے کہ افطاری جلدی کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر ۱: افطاری نماز مغرب سے پہلے کر لی جائے۔

نمبر ۲: سورج ڈوبنے کا یقین ہو جائے تو دیر نہ کی جائے۔

افطار کے تین اوقات ہیں، مستحب، مباح، مکروہ

مستحب تو یہ ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی افطاری کر لی جائے

مباح یہ ہے کہ تارے گھٹنے سے کچھ پہلے افطاری کرنا

اور مکروہ یہ ہے کہ تارے گھٹنے تک تاخیر کرنا، یہ مکروہ اس

لئے ہے کہ یہودیوں سے مشابہت ہے کیونکہ وہ ایسے وقت میں

افطاری کرتے ہیں اور افطاری جلد کرنا اس لئے مستحب ہے کہ اس

میں اپنی بندگی کے عجز کا اظہار اور اللہ کی طرف سے ملنے والی

اجازت جلدی قبول کرنا ہے جو شکر کے ضمن میں آتا ہے۔ (مرقاۃ)

لہذا تادیب نفس کیلئے دیر کرنا اور مغرب و عشاء کو ملانے کیلئے افطاری میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے کیونکہ تربیت نفس کا وہی راستہ ہے جس پر حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلتے رہے۔ نفس کشی کیلئے سنت کی مخالفت ہرگز جائز نہیں ہے۔ یہ تو رہبانیت ہے اور اسلام میں رہبانیت نہیں ہے ہماری نفس کشی سنت رسول ﷺ میں ہے (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطاری جلدی کرتے رہیں گے (کہ غلبہ اسلام سنت پر عمل کرنے میں ہی ہے) کیونکہ یہود و نصاریٰ دیر سے افطاری کرتے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی (فجر یا مغرب کی) اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس سے اپنی حاجت پوری کر لو (یعنی گمان غالب ہے کہ ابھی وقت موجود ہے یا معمولی کمی بیشی اس معاملہ میں معاف ہے یا مؤذن نے غلطی سے پہلے اذان پڑھ دی ہو)“ (اشعۃ اللمعات)

حضور ﷺ کی افطاری کے مناظر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ افطاری کیلئے حصرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور روٹی و زیتون کے ساتھ روزہ افطار کیا اور ان کو دعا دی: ”روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی اور نیکوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تم پر دعائے رحمت کی۔“

(ابوداؤد، باب الدعاء الرب الطعام)

بالکل یہی دعا ایک ایسے ہی موقع پر حضور ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والوں کو بھی دی۔

(ابن ماجہ ص ۱۲۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ روزہ افطار کیا، آپ ﷺ کی خدمت میں زیتون پیش کیا

رمضان کا ایک روزہ زندگی بھر کے روزوں سے افضل

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص (جان بوجھ کر) بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان شریف کا ایک روزہ چھوڑ دے تو اس کی فضیلت و ثواب ساری عمر کے روزے رکھ کر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔“

(بخاری، ص ۲۵۹، ج ۱، ترمذی، ص ۹۰، ج ۱)

اس حدیث کی بناء پر سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور کئی ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان شریف کا ایک روزہ بلا وجہ چھوڑ دیا اس کی قضاء ہو ہی نہیں سکتی چاہے پوری عمر روزے رکھتا رہے، لیکن جمہور فقہاء نے اس کو ثواب و فضیلت پر محمول کیا ہے یعنی ایک روزے کی قضا ایک روزہ ہے اور روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے کے روزے اور ایک روزہ قضا کا ہے۔

استقبال و فضائل رمضان کی جامع حدیث

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض فرمایا اور اس رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض کو ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ عینکاری کرنے کا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی

گیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھایا اور ہم نے بھی اور جب افطاری سے فارغ ہوئے تو گھر والوں کو دعا سے نوازا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۶۳۳)

افطاری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک یہ بھی تھا کہ مساکین کو بھی اپنے ساتھ شامل فرماتے بلکہ ان کے بغیر افطاری فرماتے ہی نہ تھے اور اس دوران گر کوئی سائل آجاتا تو اپنا حصہ اٹھا کر اس کو دے دیتے اور خود رات اس طرح ہی گزار لیتے۔

(الطائف المعارف ص ۳۱۴)

موسم اگر گرم ہوتا تو تازہ کھجور اور پانی سے اور اگر ٹھنڈا ہوتا تو خشک کھجور اور پانی سے افطاری فرماتے۔ (اتحاف اہل السلام ص ۱۵۰)

ایک حدیث میں ہے:

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطاری کرتے۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے۔“

(ابوداؤد ج ۱، ص ۳۲۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس شے سے افطار کرنا پسند فرماتے ہیں جسے آگ نے مس نہ کیا ہو۔

افطاری کرانے کا ثواب:

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اس کے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں اور جس سے آپ مصافحہ فرمائیں اس کا دل رقیق ہو جاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے بارے میں فرمائیں کہ جس کے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا ایک مٹھی کھانا دے دے۔ میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا دودھ کا گھونٹ پلا دے۔ میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا تو پانی ہی سے افطار کرادے۔“

نفس کو زیر کرنے کیلئے

تصوف کا ایک نکتہ



حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جن چار پرندوں کو ذبح کیا ان میں سے ہر پرندہ ایک بری خصلت میں مشہور ہے مثلاً ”مور کو اپنی شکل و صورت کی خوبصورتی پر گھمنڈ رہتا ہے اور مرغ میں کثرت شہوت کی بری خصلت ہے اور گدھ میں حرص اور لالچ کی بری عادت ہے اور کبوتر کو اپنی بلند پروازی اور اونچی اڑان پر نخوت و غرور ہوتا ہے تو ان چاروں پرندوں کے ذبح کرنے سے ان چاروں خصلتوں کو ذبح کرنے کی طرف اشارہ کہ چاروں پرندے ذبح کئے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مردوں کے زندہ ہونے کا منظر نظر آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دل میں نور اطمینان کی تجلی ہوئی، جس کی بدولت انہیں نفس مطمئنہ کی دولت نصیب ہوئی۔ تو جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کا دل زندہ ہو جائے اور اس کو نفس مطمئنہ کی دولت نصیب ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ مرغ ذبح کرے یعنی شہوت پر چھری پھیر دے اور مور کو ذبح کرے یعنی اپنی شکل و صورت اور لباس کے گھمنڈ کو ذبح کر ڈالے اور گدھ کو ذبح کرے یعنی حرص اور لالچ کاٹ ڈالے اور کبوتر کو ذبح کرے یعنی اپنی بلند پروازی اونچے مرتبوں کے غرور نخوت پر چھری چلائے اگر کوئی ان چاروں بری خصلتوں کو ذبح کر ڈالے گا تو ان شاء اللہ اپنے دل کے زندہ ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا اور اس کو نفس مطمئنہ کی سرفرازی کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

(تفسیر جمل ج ۱، ص ۳۲۱، پارہ ۳، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۳۰)

وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ایک گھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی عطا فرمادیتا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام (و خادم) کے بوجھ کو حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور آگ سے آزادی عطا فرماتا ہے اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن میں سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کو طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

چور

چور کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عام چور (۲) سیاسی چور

(۱) عام چور:

عام چور آپ کا مال، آپ کا بٹوہ، آپ کی گھڑی اور آپ کا موبائل فون وغیرہ چھین لیتے ہیں۔

(۲) سیاسی چور:

سیاسی چور آپ کا مستقبل، آپ کے خواب، آپ کا عمل، آپ کی تعلیم، آپ کی صحت، آپ کی مسکراہٹیں چھین لیتے ہیں لیکن غور فرمائیے ان میں ایک عجیب و غریب بنیادی فرق ہوتا ہے:

(۱) عام چور آپ کا انتخاب کرتا ہے اور

(۲) سیاسی چوروں کا انتخاب آپ خود کرتے ہیں۔



محدثین اکرام کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا

انتخاب: حافظ شفاعت علی سجاد

محدثین کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کو جائز سمجھتے تھے۔ تبھی تو انہوں نے آپ کے روضہ پر جا کر فریاد کی، نیز اگر غیر اللہ سے مدد مانگنا فریاد کرنا شرک ہوتا تو یہ عظیم محدثین ایسا فعل ہرگز نہ کرتے اب ہم محدثین کی مانیں یا وہابین کی۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں نہ صرف حیات ہیں بلکہ اپنے غلاموں کی فریاد بھی سنتے ہیں اور مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں جیسا کہ آپ نے ایک علوی کے ذریعے ان محدثین کرام کیلئے کھانے پینے کی چیزیں بھیجیں۔

امام طبرانی کا یہ کہنا کہ ”بیٹھ جاؤ ہمیں رزق مل جائے گا“ اس طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ اے میرے دوست ہم نے جس آقا کی بارگاہ میں فریاد کی ہے وہ ہمیں خالی نہیں بھیجیں گے وہ ہمارے احوال پر ضرور توجہ فرمائیں گے لہذا بیٹھ جاؤ اور کھانے کا انتظار کرو۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فریاد کرنے کے فوراً بعد علوی صاحب کھانا لئے کھڑے تھے جیسا کہ ان صاحب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی خواب میں آکر خبر کر دی تھی کہ میرے فلاں فلاں غلام فلاں فلاں وقت میرے دربار میں حاضر ہوں گے۔ لہذا ان کی مہمان نوازی کیلئے حاضر ہو جانا۔

پتہ چلا کہ اہلسنت و جماعت کا مذہب حق و سچ ہے آج جو عقائد و نظریات اہلسنت و جماعت کے ہیں وہی علماء محدثین کے تھے۔ الحمد للہ ہم صراط مستقیم پر ہیں اور اسلاف کے نقش قدم پر، اللہ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بنائے۔ (آمین)

(اہلسنت و جماعت سرینگر جموں و کشمیر)

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی اسماء الرجال کے مشہور امام، امام شمس الدین محمد الذہبی رحمۃ اللہ المتوفی ۷۴۸ھ اپنی مشہور زمانہ کتاب ”تذکرۃ الحفاظ“ میں ”محدث اصہبان امام ابن المقرئ اصہبانی رحمۃ اللہ المتوفی ۳۸۱ھ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابوبکر بن ابی علی سے مروی ہے ابن المقرئ کہا کرتے تھے میں (امام) طبرانی اور ابوالشیخ مدینہ منورہ میں تھے کہ ہمارا خرچ ختم ہو گیا اور ہم تنگدستی کا شکار ہو گئے۔ ہم نے بغیر سحری کے روزہ رکھا ہوا تھا۔ عشاء کے وقت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر (روضہ انور) پر آیا اور کہا یا رسول اللہ! ہم بھوک سے نڈھال ہیں۔ یہ دیکھ کر طبرانی کہنے لگے بیٹھ جاؤ، ہمیں رزق مل جائے گا یا موت آجائے گی۔ چنانچہ میں اور ابوالشیخ اٹھ کر باہر آئے تو دروازے پر ایک علوی کو موجود پایا، ہم نے دروازہ کھولا تو اس کے ساتھ دو غلام، دو ٹوکروں میں بہت سی چیزیں لئے کھڑے تھے (علوی) بولا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کی ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ آپ نے مجھے تمہیں کچھ دینے کا حکم فرمایا ہے۔

(تذکرہ الحفاظ ج ۳، طبقہ ۱۳، ص ۶۵۹، مطبوعہ اسلامک پبلیشنگ لاہور)

اس کے علاوہ یہ واقعہ کچھ تبدیلی کیساتھ ”جذب القلوب“ اور ”وفا الوفا“ میں بھی مرقوم ہے۔

پوشیدہ نہیں ہے جو مجھے کسی شک میں ڈالے کیونکہ ڈگری، رزلٹ کارڈ یا فائنل تعلیمی رپورٹ، سب ایک ہی بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آپ میرا رزلٹ دیکھنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر جاسم: بس، میرا یہی مطلب تھا جو تم نے سمجھ لیا ہے۔
طالبہ: لیکن آپ کی اس منطق کا میرے حجاب کے سوال سے کیا تعلق ہے؟

ڈاکٹر جاسم: اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں تین ایسے استعارے استعمال کئے ہیں جو عورت کے حجاب پر دلالت کرتے ہیں۔
طالبہ: (حیرت سے) وہ کیا ہیں اور کس طرح؟

ڈاکٹر جاسم: اللہ تبارک و تعالیٰ نے پردہ دار عورت کی جو صفات بیان کی ہیں انہیں تین تشبیہات یا استعاروں (الحجاب، الجلباب، الخمار) سے بیان فرمایا ہے جن کا مطلب بس ایک ہی بنتا ہے۔ تم ان تین تشبیہات سے کیا سمجھو گی پھر؟

طالبہ: خاموش

ڈاکٹر جاسم: یہ ایسا موضوع ہے جس پر اختلاف رائے تو بنتا ہی نہیں، بالکل ایسے ہی جیسے تم رزلٹ کارڈ یا فائنل تعلیمی رپورٹ سے ایک ہی بات سمجھی ہو۔

طالبہ: مجھے آپ کا سمجھانے کا انداز بہت بھلا لگ رہا ہے مگر بات مزید وضاحت طلب ہے۔

ڈاکٹر جاسم: پردہ دار عورتوں کی پہلی صفت (اور اپنے سینوں پر اپنی اور ڈھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں، ولیضربن بحمزہن علی جیوہن) باری تعالیٰ نے پردہ دار عورتوں کی جو دوسری صفت بیان فرمائی ہے، وہ یہ ہے کہ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی

زیر نظر مضمون دراصل کویت کی ایک یونیورسٹی طالبہ اور کویت کے ہی ایک سکالر جناب ڈاکٹر جاسم مطوع کے درمیان ہونے والی گفتگو ہے، دلیل کے لئے اس کا ترجمہ چائنا میں مقیم محمد سلیم صاحب نے کیا، جو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔
طالبہ: کیا قرآن پاک میں کوئی ایک بھی ایسی آیت ہے جو عورت پر حجاب کی فرضیت یا پابندی ثابت کرے؟
ڈاکٹر جاسم: پہلے اپنا تعارف تو
طالبہ: میں یونیورسٹی میں آخری سال کی طالبہ ہوں، اور میرے بہترین علم کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ نے عورت کو حجاب کا ہرگز حکم نہیں دیا، اس لئے میں بے پردہ رہتی ہوں، تاہم میں اپنی اصل سے بالکل جڑی ہوئی ہوں اور اس بات پر اللہ پاک کا بہت بہت شکر ادا کرتی ہوں۔
ڈاکٹر جاسم: اچھا تو مجھے چند ایک سوال پوچھنے دو۔
طالبہ: جی بالکل۔

ڈاکٹر جاسم: اگر تمہارے سامنے ایک ہی مطلب والا لفظ تین مختلف طریقوں سے پیش کیا جائے تو تم کیا مطلب اخذ کرو گی؟
طالبہ: میں کچھ سمجھی نہیں۔
ڈاکٹر جاسم: اگر میں تمہیں کہوں کہ مجھے اپنی یونیورسٹی گریجو ایشن کی ڈگری دکھاؤ۔

یا یوں کہوں کہ اپنی یونیورسٹی گریجو ایشن کا رزلٹ کارڈ دکھاؤ۔
یا پھر یوں کہوں کہ اپنی یونیورسٹی گریجو ایشن کی فائنل رپورٹ دکھاؤ، تم تو کیا نتیجہ اخذ کرو گی؟

طالبہ: میں ان تینوں باتوں سے یہی سمجھوں گی کہ آپ میرا رزلٹ دیکھنا چاہتے ہیں اور ان تینوں باتوں میں کوئی بھی تو ایسی بات

ہے جو عورتوں کی پہلی صفت (اور اپنے سینوں پر اپنی اور ڈھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں)

ڈاکٹر جاسم: اگر تمہارے سامنے ایک ہی مطلب والا لفظ تین مختلف طریقوں سے پیش کیا جائے تو تم کیا مطلب اخذ کرو گی؟

طالبہ: میں کچھ سمجھی نہیں۔

ڈاکٹر جاسم: اگر میں تمہیں کہوں کہ مجھے اپنی یونیورسٹی گریجو ایشن کی ڈگری دکھاؤ۔

یا یوں کہوں کہ اپنی یونیورسٹی گریجو ایشن کا رزلٹ کارڈ دکھاؤ۔
یا پھر یوں کہوں کہ اپنی یونیورسٹی گریجو ایشن کی فائنل رپورٹ دکھاؤ، تم تو کیا نتیجہ اخذ کرو گی؟

آخری سفر

چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یا یہاں النبی قل (لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیہن من جلا بیہن) اللہ تبارک و تعالیٰ نے پردہ دار عورتوں کی جو تیسری صفت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ (گرتھیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔) (واذا سالتموہن متا عافا سالوہن من وراء حجاب)

نماز کی حالت میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہودیوں کی عبادت بند آنکھوں سے ہوتی ہیں۔

نماز میں جب قیام میں ہوں تو نظریں سجدے کی جگہ رکھیں تاکہ احساس ہو کہ ایک دن ہمیں زمین میں دفن ہونا ہے۔

جب رکوع میں جائیں تو پاؤں کی انگلیوں پر نظر ہوتا کہ یاد رہے کہ ہماری جان پاؤں سے نکلنا شروع ہوتی ہے۔

جب سجدے میں جائیں تو ناک کی سمت میں دیکھیں کیونکہ مرنے کے بعد سب سے پہلے ناک کے حصے میں تبدیلی آتی ہیں اور جب قاعدے میں بیٹھیں تو نظریں دامن (جھولی) کی جگہ ہونی چاہئے تاکہ یہ بھی احساس ہو جائے کہ ہمارا دامن اب بھی خالی ہے۔

تدفین کے ایک دن بعد یعنی موت کے ٹھیک ۲۴ گھنٹے بعد (آنتوں میں ایک ایسے کیڑوں کا گروہ سرگرم عمل شروع ہو جاتا ہے جو مردے کے پاخانے کے راستے باہر کی طرف نکلنا شروع ہوتے ہیں ساتھ ہی ناقابل برداشت بدبو پھیلنا شروع کرتے ہیں جو دراصل اپنے ہم پیشہ حشرات الارض کیڑے مکوڑے اور سب سے اہم قبر کے کچھو کو مردے کا گوشت کھانے کیلئے مدعو کرنے کا اعلان ہوتا ہے)

تدفین کے تین دن بعد سب سے پہلے ناک کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے چھ دن بعد ناخن گرنا شروع ہو جاتے ہیں، نو دن کے بعد بال گرنا شروع ہو جاتے ہیں اور پیٹ پھولنا شروع ہو جاتا ہے سترہ دن بعد پیٹ پھٹ جاتا ہے اور دیگر اجزاء باہر نکل آتے ہیں۔

ساٹھ دن بعد مردے کے جسم سے سارے گوشت ختم ہو جاتے ہیں نوے دن کے بعد تمام ہڈیاں ایک دوسرے سے جدا ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر جاسم: کیا ابھی بھی تمہارے خیال میں یہ تین تشبیہات عورت کے پردہ کی طرف اشارہ نہیں کر ہیں؟
طالبہ: مجھے آپ کی باتوں سے صدمہ پہنچ رہا ہے۔
ڈاکٹر جاسم: ٹھہرو! مجھے ان تین تشبیہات کی عربی گرائمر سے وضاحت کرنے دو۔

عربی گرائمر میں ”الخمار“ اس اوڑھنی کو کہتے ہیں جس سے عورت اپنا سر ڈھانپتی ہے تاہم یہ اتنا بڑا ہو جو سینے کو ڈھانپتا ہوا گھٹنوں تک جاتا ہو اور ”الجلباب“ ایسی کھلی قمیص کو کہتے ہیں جس پر سر ڈھانپنے والا حصہ مڑا ہوا اور اس کے بازو بھی بنے ہوئے ہوں۔ فی زمانہ اس کی بہترین مثال مراکشی عورتوں کی قمیص ہے جس پر ہڈ بھی بنا ہوا ہوتا ہے۔ تاہم ”حجاب“ کا مطلب تو ویسے ہی پردہ ہی بنتا ہے۔

طالبہ: جی میں سمجھ رہی ہوں کہ مجھے پردہ کرنا ہی پڑے گا۔
ڈاکٹر جاسم: ہاں! اگر تمہارے دل میں اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے تو اور ایک اور بات جان لو کہ: لباس دو قسم کے ہوتے ہیں: پہلا جو جسم کو ڈھانپتا ہے۔ یہ والا تو فرض ہے اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ دوسرا وہ جو روح اور دل کو بھی ڈھانپتا ہے۔ یہ دوسرے والا لباس پہلے سے زیادہ بہتر ہے، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے کہ (اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے، ولباس التقویٰ ذلک خیر) ہو سکتا ہے کہ ایک عورت نے ایسا لباس تو پہن رکھا ہو، جس سے اس کا جسم ڈھکا ہوا ہو لیکن اس نے تقویٰ کا لباس نہ اوڑھ رکھا ہو۔ تو ٹھیک طریقہ یہی ہے کہ وہ دونوں لباس زیب تن کرے۔

(آیت الکرسی کی فضیلت)

ایک خواب

انتخاب: سارا فہیم

(۸) ہر چیز آیت الکرسی میں ہے یعنی کرسی میں آسمانوں اور زمین کی گنجائش ہے

(۹) تنہائی میں آیت الکرسی پڑھنے سے خوف دور ہوتا ہے اور اللہ کی جانب سے مدد ہوتی ہے۔

(۱۰) آیت الکرسی کو مستحب نمازوں میں ایام ہفتہ کے شب و روز میں سفر میں، نماز تہجد میں اور میت کو دفن کرتے وقت پڑھیں۔

(۱۱) سوتے وقت آیت الکرسی کو پڑھیں کیونکہ اس طرح خداوند کریم ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے کہ صبح تک آپ کی حفاظت کرے۔

(۱۲) جب بھی آنکھ کا درد ہو تو آیت الکرسی پڑھیں اور اس درد کا کسی کے سامنے اظہار نہ کریں انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

(۱۳) نبی ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے ابلیس اس گھر سے دور رہتا ہے اور سحر و جادو سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

(۱۴) آیت الکرسی پایہ عرش الہی ہے اور اس کی تلاوت کا ہدف یہ ہے کہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی اور کی پرستش نہ کریں کسی دوسرے کے سامنے اپنا سر نہ جھکائیں، لوگوں کے اندر روح توحید پیدا ہو۔

آیت الکرسی عقلوں کو بیدار اور حقیقی معبود کی پہچان کرواتا ہے۔

(۱۵) وقت غروب ۴۱ بار آیت الکرسی پڑھنے سے حاجت پوری ہوتی ہے۔ (۴۱ بار اعلیٰ العظیم تک پڑھیں یعنی ایک آیت) یہ عمل

تجربہ شدہ ہے و برائے رفع ہم و غم، شفاۓ مریض، درمان درد، رحمت خداوند اور آنکھوں کے نور کی زیادتی کیلئے ہمیشہ آیت الکرسی کی تلاوت کریں۔

(۱۶) اگر مومن آیت الکرسی کو پڑھ کر اس کے ثواب کو مرحومین کو

عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت بپا ہو چکی ہے مجھے حساب و کتاب کیلئے لایا گیا۔ میرا حساب بڑی آسانی سے ہو گیا، پھر مجھے جنت میں لایا گیا اور وہاں مجھے بہت سارے محل دکھائے گئے، مجھے کہتے ہیں اس محل کے دروازوں کو شمار کرو، میں نے شمار کئے تو ۵۰ دروازے تھے۔

پھر کہتے ہیں کہ اس محل کے گھروں کو شمار کرو تو وہ ۱۷۵ گھر تھے، وہ گھر میری ملکیت میں دے دئے گئے، مجھے انتہائی خوشی ہوئی جیسے ہی میری آنکھ کھلی تو خدا کا شکر ادا کیا۔

صبح ہوتے ہی ابن سیرین کے پاس گیا اور اپنے خواب کو بیان کیا انہوں نے کہا: یقیناً آپ آیت الکرسی کی زیادہ تلاوت کرتے ہیں میں نے کہا: جی ہاں! اسی طرح ہے لیکن آپ کو کیسے پتہ چلا؟ کہتے ہیں اس لئے کہ اس آیت کے ۵۰ کلمے اور ۱۷۵ حروف ہیں، میں نے ان کے حافظے کی تیزی پہ تعجب کیا، پھر مجھے کہتے ہیں، جو شخص بھی آیت الکرسی کی زیادہ تلاوت کرے موت کی سختی اس پر آسان ہو جاتی ہے۔

(۱) آیت الکرسی آسمانی نور ہے۔

(۲) آیت الکرسی عرشی خزانے کی ایک آیت ہے۔

(۳) آیت الکرسی سفر میں سلامتی کا باعث بنتی ہے

(۴) آیت الکرسی قرآن میں بلند ترین مقام پر فائز ہے۔

(۵) رسول ﷺ جب بھی بستر پہ جاتے تو آیت الکرسی کا ورد کرتے۔

(۶) آیت الکرسی پڑھنے سے انسان ہر بلا و آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

(۷) برائے رفع فقر آیت الکرسی موثر ہے اور غیب سے اللہ کی مدد پہنچتی ہے۔

بیوی کو عبادت کا مزا کیسے آئیگا



ایک خاتون نے شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ شیخ محترم شادی سے قبل میں نماز اور روزے کی بہت پابند تھی۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں لذت محسوس کرتی تھی لیکن اب مجھے ان چیزوں میں ایمان کی وہ حلاوت نہیں مل پاتی۔ شیخ البانی نے پوچھا: میری مسلمان بہن مجھے یہ بتاؤ اپنے خاوند کے حقوق ادا کرنے اور اس کی بات ماننے کا آپ کس قدر اہتمام کرتی ہیں؟

وہ سائلہ حیرت سے کہنے لگی: شیخ محترم! میں آپ سے قرآن کی تلاوت، نماز اور روزے کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی حلاوت کے متعلق پوچھ رہی ہوں اور آپ مجھ سے میرے خاوند کے متعلق استفسار کر رہے ہیں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ فرمانے لگے: میری بہن! بعض خواتین اس لئے ایمان کی حلاوت، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی لذت اور عبادت کا پر لطف اثر محسوس نہیں کر پاتیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی بھی عورت اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتی جب تک وہ اپنے خاوند کے حقوق کا حقہ ادا نہ کر دے۔“ (صحیح الترغیب حدیث نمبر ۱۹۳)

انسانی جسم کی حقیقت

ایک سال بعد ہڈیاں بوسیدہ ہو جاتی ہیں اور دو سال بعد ہڈیوں کا وجود بھی ختم ہو جاتا ہے۔

غرور، تکبر، نفرت، دولت کی ہوس، دشمنی، رنجشیں، کینہ، کپٹ، حسد، جلن، شہرت عزت، نام و نمود عہدہ یہ سب کہاں جاتا ہے پتہ نہیں..... شاید دنیا ہی میں رہ جاتا ہے۔

ہدیہ کر دے تو خداوند ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے کہ اس کی طرف سے تسبیح کرے۔

(۱۷) آیت الکرسی کو لکھ کر کھیتوں یا دکان میں چھپا دیا جائے تو رزق میں برکت ہوگی۔

(۱۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ یہ آیت خدا کی تمام مخلوقات سے زیادہ باعظمت ہے۔

(۱۹) چند چیزیں حافظے کو زیادہ کرتی ہیں ان میں ایک آیت الکرسی کی تلاوت ہے۔

(۲۰) ہر رات آیت الکرسی پڑھیں تاکہ صبح تک امان خدا میں رہیں۔

(۲۱) ہر صبح آیت الکرسی کو پڑھیں تاکہ رات تک امان خدا میں رہیں۔

(۲۲) آیت الکرسی پڑھنے سے موت کے وقت جان کنی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۲۳) آیت الکرسی قرآن کی عظیم ترین آیت ہے۔

(۲۴) برائے حفاظت مال و جان آیت الکرسی کو پڑھیں۔

(۲۵) آیت الکرسی شرک کی بنیادوں کو ویران کر دیتی ہے۔

(۲۶) آیت الکرسی سورہ بقرہ کی سردار ہے۔

(آیت نمبر ۲۵۵، سورۃ البقرہ پارہ نمبر ۳)

حقیقی خوشی

اپنے ارد گرد اچھے اعمال کے خوبصورت چراغ جلاتے چلو تاکہ موت کے راستوں سے گزرتے وقت تمہیں تاریکی کا احساس نہ ہو سچے رشتے اور سچے دوست۔

خوشیوں میں زینت اور دکھوں میں سہارا ہوتے ہیں۔ یا اللہ ہمارے رشتوں کو سدا اپنی حفظ و امان میں رکھنا اور ان کے دامن سدا خوشیوں سے بھرے رکھنا آمین۔

امید کی کرن

امید اور حقیقت کے درمیان توازن رکھنے والا شخص کبھی غمگین نہیں ہوتا۔

وہ لوگ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں جو زوال کی طرف جائیں یا کمال کی طرف صرف شکر کے راستے پر ہی سفر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارا ایمان پختہ و کامل رکھے۔ آمین ثم آمین۔



شب قدر

ماخوذ از دلائل الخیرات

طریقہ نوافل شب قدر

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے جو دعائے قبول ہوگی۔
جو شخص ستائیسویں شب رمضان میں چار رکعت پڑھے ہر
رکعت میں بعد الحمد للہ شریف اِنَّا اَنْزَلْنَا اَیْکَ بَارِئُ قُلْ هُوَ اللَّهُ
ستائیس بار پڑھے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی پیدا
ہوا ہے اور اس کو جنت میں ہزار محل ملیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شب قدر میں بعد نماز عشاء
سات مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے ہر مصیبت سے نجات ملے ہزار
فرشتے اس کیلئے جنت کی دعا کرتے ہیں۔ (نزہۃ المجالس فضائل الشہور)

شب قدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّی
یَا عَفُوْرُ یَا عَفُوْرُ یَا عَفُوْرُ



زندگی
زندگی بدلنے کیلئے
لڑنا پڑتا ہے

اور آسان کرنے کیلئے سمجھنا پڑتا ہے
وقت آپ کا ہے، چاہو تو سونا بنا لو اور چاہو تو سونے میں گزار دو
اگر کچھ الگ کرنا ہے تو بھیڑ سے ہٹ کر چلو!
بھیڑ ہمت تو دیتی ہے پر شناخت چھین لیتی ہے
منزل نہ ملے تب تک ہمت مت ہارو اور نہ ہی ٹھہرو
کیونکہ پہاڑ سے نکلنے والی نہروں نے آج تک راستے میں
کسی سے نہیں پوچھا
سمندر کتنی دور ہے

دو رکعت، ہر رکعت میں الحمد للہ شریف اِنَّا اَنْزَلْنَا اَیْکَ بَارِئُ قُلْ هُوَ اللَّهُ
سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو شب قدر کا ثواب حاصل ہوگا
اور ثواب حضرت ادریس، حضرت شعیب، حضرت ایوب، حضرت
داؤد، حضرت نوح علیہم السلام جیسا عطا ہوگا اور اس کو ایک شہر جنت میں
دیا جائے گا جو مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں دو رکعت
نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد للہ شریف "قُلْ هُوَ اللَّهُ سات
مرتبہ بعد ختم نماز اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلهَ اِلَّا هُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ستر مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مصلے سے نہ
اُٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی
مغفرت فرمادے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کے لئے جنت میں
میوؤں کے درخت لگاتے رہیں محل تعمیر کرتے رہیں نہریں بناتے
رہیں یہ پڑھنے والا ان کو جب تک اپنی آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ
لے گا اُس وقت تک اس کو موت نہ آئے گی۔

جو شخص چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد للہ
شریف ایک بار اَلْهُکُمُ التَّکَاثُرُ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ تین بار پڑھے
اس پر موت کی سختی آسان ہوگی عذاب قبر اُٹھ جائے گا اس کو جنت
میں چار ستون ملیں گے جن کے ہر ستون پر ہزار محل ہوں گے۔

جو شخص ستائیسویں شب رمضان کو چار رکعت پڑھے ہر
رکعت میں بعد الحمد للہ شریف اِنَّا اَنْزَلْنَا تین بار اور قُلْ هُوَ
اللّٰهُ شریف پچاس مرتبہ بعد ختم نماز سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا

ایک نوجوان لڑکی کا پہلا (محبت کا خط) کو لیٹر



پروفیسر محمد عمران ملک

اس محبت کا آغاز نظر کے ملنے سے ہوا تھا اور انجام جسم کے ملنے پر ہوگا کیونکہ میری ماں نے اپنے بیٹے عبدالرسول کو ایک دن کہا تھا بیٹا! یہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک ہے اور جب یہ تیر چلتا ہے تو اس کی طاقت کبھی کبھی پورے پورے خاندان برباد کر دیتی ہے اور پھر جب اس کا بدلا مڑتا ہے تو لفظ عزت بھی سر جھکا کر انسانوں کی بستی سے نکل جاتا ہے لہذا اس آنکھ کو صرف اپنے سوہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھنے کیلئے منتظر رکھنا ورنہ قیامت کے دن اپنے ماں کو نانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرمندہ نہ کرنا کہ میں اس بات پر شرم کے مارے ڈوب مروں میں نے تیری تربیت میں کمی چھوڑ دی تھی۔

تو سن اے خود کو خوبصورت شہزادہ اور مجھے دنیا کی حور سمجھنے والے! میں ایک سید زادی ہوں اور میرا تعلق اماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قبیلہ سے ہے جو قیامت کو تمام جنتی عورتوں کی سردار ہونگی، میں نے اپنے لئے دعا مانگی ہے کہ اے اللہ! مجھے جنت میں ان کی خادم بنانا، تو خود فیصلہ کر، اگر میں تیری محبت میں مبتلا ہو جاؤں تو خادمیت تو کیا مجھے جنت کے قریب بھی نہیں آنے دیا جائے گا۔

تو نے مجھے کل شام باغ کے اس پیڑ کے نیچے ملنے کو بلایا ہے میں وہاں بھی آجاتی لیکن میں تم سے ایک وعدہ لوں کہ تو اپنی بہن گڈی کو بھی ساتھ لے کر آنا اور میں اپنے بھائی کو کیونکہ تیری نظر میں دنیا کی سب سے شریف عورت تیری گڈی بہن ہے اور میرے بھائی کی نظر میں دنیا کی سب سے شریف لڑکی میں ہوں، اس طرح دونوں مردوں کی غلط فہمی دور ہو جائے گی اور اس کے بعد جب

اس دن جب گلی میں میں کھڑا تھا تو ایک لڑکا ایک گھر کے باہر بار بار چکر لگا رہا تھا۔ میں نے اس سے جا کر پوچھا بھائی! کس کی تلاش ہے؟ تو اس نے کہا کسی کی نہیں، بس ایک دوست نے ادھر آنے کا وقت دیا تھا وہ اب تک آیا نہیں۔ خیر میں اس کی بات سن کر گھر چلا گیا اور کچھ لمحوں بعد اچانک نکلا تو دیکھا کہ اسی گھر سے ایک لڑکی سر جھکائے تیزی سے باہر آئی اور جلدی سے اس لڑکے کو ایک لفافہ دے کر واپس گھر بھاگ گئی۔ لڑکا وہ لفافہ لے کر مسکرایا اور اسے دل سے لگاتا ہوا وہاں سے چل دیا۔ میں اپنی بری عادت کے مطابق تحقیق کرنے کیلئے اس کے پیچھے چل دیا، وہ لڑکا ایک درخت کے نیچے جا کر رکا اور اس لفافہ کو کھولا جس کے اندر سے ایک صفحہ نکلا۔ اس نے اس صفحہ کو کوئی تین سے چار بار چومے اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور پڑھنے لگا، میں دور سے اس کے چہرے اور حرکات کو دیکھ رہا تھا۔ اور اپنی قیاس آرائیوں میں مصروف تھا اچانک لڑکے نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ بھاگتے ہوئے میں اس کے قریب گیا اور اس کے ہاتھ سے وہ ورق لے کر تجسس سے پڑھنے لگا۔

یہ ایک خط تھا جو اس لڑکی نے اپنے اس عاشق کو لکھا۔
السلام علیکم!

اے وہ نوجوان جس نے ابھی اپنی ماں کی گود سے باہر قدم رکھا ہے اور اس کی تربیت کرنے پر تھوک ڈالا ہے۔ میں مانتی ہوں تیری سوچ کے مطابق جس محبت کا تو دعویدار ہے وہ سچی اور پکی ہے اور تو اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے وفا بھی کرے گا، کیونکہ

علیؑ کا بہت ہی ماننے والا ہے جیسا کہ تیرا تذکرہ اس معاشرے میں کیا جاتا ہے مگر کیا تو نے مولائے کائنات کا یہ فرمان نہیں پڑھا ”اپنی سوچ کو پانی کے قطروں کی طرح صاف رکھو کیونکہ جس طرح پانی کے قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچ سے ایمان بنتا ہے“ کیا تیرے پاس جو ایمان ہے وہ دکھلاوے کا ہے، حضرت علیؑ کا سچا پیارا تیرے دل میں نہیں اور جیسا کرو گے ویسا بھرو گے والا قول بھی تو کسی عاقل کا ہے، اس کا مطلب ہے تو اس کام کے انجام کیلئے تیار ہے، اپنی ماں بہن کی ایسی عزت کا ہونا تیرے لئے عجیب نہیں ہوگا۔

میں تجھے تبلیغ نہیں کر رہی، بس اتنا بتا رہی ہوں کہ تیری بہن گڈی جو کہ میری دوست ہے، اس کو بھی ایک تجھ جیسے بے ایمان اور راہ بھٹکے نو جوان نے خط لکھا اور اسی پیڑ کے نیچے بلایا لیکن عین اسی وقت جبکہ میں تجھے خط دے رہی ہوں تیری بہن نے بھی اسے خط دیا اور اسے اس کی محبت کا جواب دیا کہ وہ اس سے محبت کرے گی، انہی باتوں اور شرائط کے ساتھ جو میں تجھے لکھ رہی ہوں اگر تجھے میری یہ سب باتیں منظور ہیں تو جا اور جا کر گڈی کو بھی ایسا کرنے کی اجازت دے دے جو تو مجھ سے چاہتا ہے، کیونکہ اس لڑکے کو بھی میں نے یہ ہی الفاظ گڈی سے لکھوا کر دیئے اور اگر میں ایسا نہ کرتی تو وہ لڑکا بھی راہ راست پر نہ آتا، اور تیری بہن بھی گمراہ ہو چکی ہوتی۔

اب آخری دو باتیں جن کا تو نے اپنے اللہ سے وعدہ کرنا ہے، تو نے مجھ پر بری نظر ڈالی تو تیرے لئے اللہ نے یہ مکافات عمل والا سبق پیدا کیا اور میں نے تیری بہن کو بری راہ سے بچایا، اس لئے میں بھی اللہ کی عطا کردہ ہمت سے تیری گمراہی اور اللہ کی ناراضگی والے جال سے بچ گئی ہوں۔ اب اگر میرا تیری بہن پر احسان ہے تو اس کو بھول کر اپنی گناہ کی ضد پر قائم رہنا چاہتا ہے تو اس دفعہ یاد رکھنا کہ اللہ نے تجھے چار بہنیں اور ایک ماں دی ہے۔ میں بھی اللہ سے دعا کروں گی کہ اللہ تجھے اور تیرے گھر والوں کو گمراہی اور ایسے گناہ سے بچائے اور تو بھی اللہ سے توبہ

گاؤں میں یہ خبر پھیلے گی تو کوئی بھائی اپنی بہن کو شریف نہیں سمجھے گا اس طرح آئندہ محبت کرنے والوں پر ہمارا احسان رہے گا کہ یا تو وہ اس گناہ سے ہماری وجہ سے دور رہیں گے یا انہیں ہر طرح کی آسانیاں ہو جائیں گی، رات کے تیسرے پہر کوئی بھائی اپنی بہن کو کسی باغ کے پیڑ کے نیچے ملنے سے نہیں روکے گا۔ پھر جب یہ گناہ اتنا عام ہو جائے گا تو لفظ غیرت کی تعریف بھی سب کو سمجھ آ جائے گی کہ اپنی بہن کی طرف کسی کی نگاہ نہ اٹھنے دینا غیرت نہیں بلکہ اپنی نظروں کو کسی کی بہن کی طرف بڑھنے سے روکنے کا نام غیرت ہے۔ اور اگر تو اس فلم یا ڈرامے کی بات کرتا ہے جس کو دیکھ کر تو نے مجھے خط لکھا تو ٹھیک ہے میں اسی طرح اسی لباس میں تجھے ملنے چلی آتی ہوں، مگر تیری آنکھوں اور دل کی ہوس نے جب میرا بدن نوچا تو ناراض نہ ہونا کہ اس طرح کا ظاہری حسن و لطف سے لبریز موقع دنیا کا ہر مرد چاہتا ہے تو میری بات کو سمجھ تو رہا ہے نا کہ میرا بھائی، خدا گواہ ہے کہ وہ کردار کا بہت پکا ہے اس کا بھی تو حق بنتا ہے کہ وہ عیش کے کچھ لمحے گزارے، وہ بھی تو جانے عشق کا لطف کیا ہے کسی کو ایک انگلش جملہ بول کر اس سے ایسی امیدیں وابستہ کرنا جس سے عورت بھی خود پر شرما جائے، اور مرد کو جنم دینے والی عورت اپنی کوکھ پر لعنت بھیجے کہ عورت نے انبیاء کو جنم دیا اور ان کی تربیت کر کے زمانے کی دکھی انسانیت کو ظلم و ستم سے نکالا اور میں نے ایک ایسے آدمی کو جنم دیا جو انسانیت ہی سے خالی ہے۔

اے میرے خوبرو عاشق! تو جو محبت کر رہا ہے اس میں ہوس کی بو کے سوا کچھ نہیں، کیا تیری ماں نے تجھے وہ قرآن نہیں پڑھایا جس میں مومن کی حیا کا ذکر کیا گیا تو مرد مومن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ امتی نہیں جس نے ایمان کے درجوں میں سے ایک درجہ حیا کا پایا ہو۔

میری باتیں پڑھ کر تجھے غصہ آیا ہوگا کہ میں نے تیری بہن کا ذکر کیوں کیا، لیکن ایمان کی بات ہے کہ ہر باحیا بھائی کی یہی کیفیت ہوتی ہے، مگر ایسا ہونا کہ اپنی بہن کے علاوہ کسی بھی عورت کو شریف نہ سمجھنا، گندی سوچ اور تربیت کا نتیجہ ہے۔ تو حضرت

ابن ربانی کہتا ہے.....:

اے آج کے لڑکے اس خط کی تشریح کی ضرورت نہیں، تو جان گیا ہوگا کہ وہ لڑکا کیوں بے ہوش ہوا، میں اس خط کو راز بناتا مگر آج کے لڑکے جو کر رہے ہیں وہ اس کے انجام سے واقف نہیں، اب ایک نصیحت تجھے بھی کرتا ہوں، اگر تو اس خط کو پڑھنے کے بعد اپنی طبیعت میں کچھ بھی فرق پاتا ہے تو اپنے ان دوستوں کو ضرور پڑھانا جو ایسی برائی کی طرف جا رہے ہیں، امید ہے کہ وہ رک جائیں گے، اللہ سے دعا بھی کرنا ان کے حق میں اور بس تیری ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی عزت تیرے ہاتھ میں ہے، اگر ابلیس پھر بھی تجھے ورغلانے میں کامیاب ہو گیا تو جان لے کہ تو نے لوگوں کو اپنے گھر زنا کی دعوت دے دی۔ دنیا کے بازار میں اچھا برا سب ملتا ہے اب تیری مرضی ہے۔

(ابن ربانی ایک مشہور زمانہ مصنف کی کتاب ”انس یا نسیان پھر انسان“ سے لیا گیا)

سکون قلب

یا اللہ آسودگی و تنگی میں ہمارے دل و ہاتھ کو کشادہ کر دے، غصہ پر قابو پانے اور قصور معاف کرنے کی صلاحیت بڑھا دے، ہم سب کو اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرما اور ہمارے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما۔

رب ذوالجلال آپ کو سکون قلب عطا فرمائے اور تاحیات ایمان و عافیت کے ساتھ تندرست، سلامت اور شاد و آباد رکھے آمین یا رب العالمین

آزمائش گاہ

دنیا آزمائش گاہ ہے۔
تکلیف پر صبر اور آسائش کے وقت اللہ پاک کے شکر کیساتھ سخاوت سے بہتر کوئی عمل نہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں ہر مشکل آزمائش سے محفوظ رکھے دنیا و آخرت میں خیر و عافیت نصیب فرمائے اور اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔ آمین۔

کر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جن سے تیری محبت مشہور ہے ان سے سچی اور دکھاوے سے پاک محبت کرنے لگ جا اور ان جیسی عظیم اور پاک ہستی کی محبت میں کسی عورت کو نہ لا، ایسا نہ ہو جس حوانے آدم کو جنت سے نکلوا یا ہے وہ تجھے اس دنیا میں کہیں کا نہ چھوڑے اور تیری وہ پگڑی جس پر تجھے مان ہے، خاک کا حصہ بن جائے اور تیرے گھر میں عورت کا جنم لینا گناہ سمجھا جانے لگے۔ میں چاہتی تو اپنے حقیقی غیرت مند بھائی کو بتا دیتی مگر میں نے تجھے تیری بہن کی خاطر معاف کیا، کیونکہ تیرے لئے جیسا کرو گے ویسا بھرو گے سمجھنا مشکل نہیں رہا۔ اپنی بہن کو اس لڑکے کا مت پوچھنا، ایسا نہ ہو کہ میرا بھائی بھی مجھ سے ایسی ضد کرے، اس وقت سب سے اچھا حل اللہ کی بارگاہ میں سچی معافی ہے، میں تجھے اللہ کے نام پر معاف کرتی ہوں اللہ سے بھی اس کی ایک سید زادی بندی کے متعلق غلط سوچ رکھنے کی معافی مانگ لینا۔

یہ میرا پہلا پیار کا خط ہے، میں اعتراف کرتی ہوں کہ میں اللہ سے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتی ہوں، اگر جس چیز کی تو دعوت دیتا ہے یہ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں ہوتی تو میں اس پر عمل کرتی اور اگر ایسا عمل اور اس کی مثال اماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں ملتی تو میں اس پر عمل کرتی اور اگر ان کی زندگی میں نہیں اور میری اور تیری والدہ کی زندگی میں ایسی ایک نہیں ہزار مثالیں بھی ہوتیں تو بھی تو مجھے ہرگز اس دعوت کا قبول کرنے والا نہ پاتا، اللہ تیری بہنوں اور میری عزت کی حفاظت فرمائے۔

میں اللہ سے پیار کرتی ہوں
میں اللہ سے پیار کرتی ہوں
میں اللہ سے پیار کرتی ہوں
والسلام

اللہ کی بندی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی



گرمیوں کو خوش آمدید کہیے

منصوبہ بندی سے یہ موسم بھی خوش گوار بن سکتا ہے

انتخاب: فیضان آمنہ

کر لسی بنالیں) فروٹ، لسی (کوئی بھی پھل مثلاً انناس، دودھ، دہی، چینی، برف ملا کر بلینڈ کر لیں) غرض کوئی بھی دودھ سے بنا مشروب بچوں کو ضرور پلائیے۔

گرمیوں کے موسم میں مہمانوں کی تواضع کیلئے مندرجہ بالا مشروبات بہترین انتخاب ہیں۔ اس کے علاوہ روایتی لال شربت، لیموں کا شربت، فالسے کا شربت املی آلو بخارے کا شربت وغیرہ بھی گرمیوں کے فرحت بخش اور ذائقے دار مشروب ہیں لیموں کے شربت میں برف، پودینہ ملا کر بلینڈ کر کے گلاس میں آدھا گلاس یہ مشروب ڈال کر بقیہ آدھا گلاس سفید رنگ کا سوڈا یا کولا ڈرنک ڈال کر پیئیں یا مہمانوں کو پیش کریں۔ اس مشروب کی لذت جدا گانہ ہے۔ یقیناً آپ کے مہمان ہمیشہ اس مشروب کی فرمائش کریں گے۔

موسم گرما میں گرمی دانوں سے عموماً سب پریشان رہتے ہیں۔ اس کیلئے پانی زیادہ پینے کے ساتھ پانی، دودھ یا کسی بھی مشروب میں تخم مالنگا ملا کر پئے۔ مالنگا پہلے سے پانی میں بھگو کر رکھیں، پھر مشروب میں ملا لیں۔ اس کے علاوہ گرمی دانوں پر ملتانی مٹی میں پانی ملا کر اس کا لیپ کر کے سوکھنے دیں اور پھر دھو لیں تو اس سے بھی گرمی دانے ختم ہو جاتے ہیں۔

گرمیوں میں چہرے کی رنگت بھی متاثر ہوتی ہے۔ خصوصاً اسکول، کالج جانے والے بچے، بچیوں کی رنگت جھلس جاتی ہے۔ اس کیلئے لڑکیاں بیسن کے آٹے میں ہلدی، دودھ، خالص عرق گلاب ملا کر چہرے پر مل لیں۔ جب یہ تھوڑا خشک ہونے لگے تو ہاتھ سے رگڑ کر اسے صاف کریں، اس سے چہرے کی رنگت

ملک بھر میں گرمیوں کا آغاز ہو چکا ہے، اس موسم کی آمد کے ساتھ ہی خواتین کو عام طور پر کچھ چھوٹے چھوٹے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پیاس کی شدت، پسینے کی زیادتی، تھکان، بچوں کے گرمی دانوں کا نکلنا، جسم میں درد، بالوں کے مسائل وغیرہ لیکن ان تمام مسائل سے بچا جاسکتا ہے۔ بس آپ اس مضمون کا مطالعہ کیجئے۔ یقیناً جانئے کہ آپ اس میں دیئے گئے طریقوں پر عمل کر کے موسم گرما سے بھرپور انداز سے لطف اندوز ہوں گی۔

سب سے پہلی اور اہم بات! گرمی کے موسم میں پانی زیادہ پیئیں، چائے اور کافی کا استعمال کم کر دیں۔ دن میں کم از کم ایک مرتبہ دودھ کا مشروب ضرور پیئیں مثلاً لسی یا ملک شیک وغیرہ۔ اس کے علاوہ روزانہ صبح پانی سے بھرے جگ میں کھیرا چھلکے سمیت کاٹ کر ڈال دیں، تھوڑا ہرا دھنیا، پودینہ، لیموں کا عرق، چند قطرے اور شہد ملا کر رکھ لیں، دن بھر یہی مشروب پیئیں، تازہ دم رہیں گی۔

تھکاوٹ کا احساس بھی نہیں ہوگا اور چہرے کی رنگت بھی نکھر جائے گی۔ عموماً بچے گرمیوں میں تھکاوٹ اور جسم میں درد کی شکایت کرتے ہیں۔ خصوصاً شام کے اوقات میں کھیلنے کے بعد ٹانگوں میں درد کی شکایت عام ہے۔ اس کے لئے بچوں کو پانی زیادہ پلائیں۔ جب کھیلنے جائیں تو پانی کی بوتل ساتھ دے دیں۔ جب کھیل کر واپس آئیں تو دودھ سے بنے مشروب مثلاً ملک شیک (دودھ کے ساتھ کسی بھی پھل کر ملا کر بلینڈ کر لیں حسب ضرورت برف بھی ملا سکتی ہیں) یہ آئس کریم شیک (دودھ، آئس کریم، برف وغیرہ ملا کر بلینڈ کر لیں اور ویفرز سے سجا کر پیش کریں) لسی (دہی میں دودھ اور پانی کے ساتھ چینی یا نمک ملا

میں کھانا پکانا بھی بسا اوقات دشوار محسوس ہوتا ہے۔ لہذا ایسے کھانوں کا انتخاب کریں۔ جو جھٹ پٹ پک جائیں اور موسم کی مناسبت سے اہل خانہ کو پسند بھی آئیں۔ مثلاً کڑھی چاول، آلو کی طاہری، مٹر پلاؤ، سبزیوں کی طاہری، آلو کے پراٹھے، عربی پراٹھے وغیرہ ایسے کھانے پکائیں جن میں کم اجزا ہوں یا تمام اجزا ایک ساتھ ڈال کر پکانے رکھ دیں۔ مثلاً سبزیوں کی ہانڈی (چند سبزیوں کو کاٹ کر ہانڈی میں ڈالیں، تیل تھوڑا پانی، مسالے، میتھی، کڑی پتے، ٹماٹر سب ڈال کر دھیمی آنچ پر پکنے رکھ دیں اور بھن جائے تو اتار لیں) اسی طرح گوشت یا مرغی کے سالن میں تمام اجزا ڈال کر ہلکی آنچ پر پکنے دیں۔ گل جائے تو بھون کر شوربے جتنا پانی ڈال کر دم پر رکھ دیں، ہر ادھنیا چھڑک کر پیش کریں۔ الغرض موسم کی تمنازت سے انکار نہیں لیکن ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل کر کے گرمی کی شدت سے خود کو اور اہل خانہ کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

اچھا دوست

مشکل وقت میں دلا سہ دینے والا کوئی اجنبی ہی کیوں نہ ہو دل میں اتر جاتا ہے۔ جبکہ مشکل وقت میں کنارہ کر لینے والا کوئی اپنا ہی کیوں نہ ہو دل سے اتر جاتا ہے۔ یا اللہ تو ہی مشکلیں دور کرنے والا ہے۔ ہم سب کی مشکلیں دور فرما کر آسانیاں پیدا کر دے۔ امین

زندہ ضمیر

اگر ہمارا ضمیر مطمئن اور نیت صاف ہے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی ہم کو اچھا سمجھے یا برا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنی نیت پر جانچے جائیں گے، دوسروں کی سوچ پر نہیں۔ اگر لوگ تمہیں اپنی ضرورت پہ یاد کرتے ہیں تو برامت مانو کیونکہ چراغ کی یاد بھی آتی ہے جب ہر طرف اندھیرا ہو..... دعا ہے اللہ پاک نور اور رحمت کی دولت سے مالا مال کرے۔

صاف ہو جاتی ہے۔ پھر چہرہ دھولیں۔ اس کے علاوہ دودھ کی بالائی بھی چہرے پر مل کر کچھ دیر بعد چہرے کا مساج کر کے چہرہ دھولیں۔ اس سے رنگت گوری ہو جائے گی۔

گرمیوں میں پسینے کی وجہ سے بچوں کے بالوں میں عموماً جوئیں ہو جاتی ہیں۔ اس کیلئے بچوں کے بال روزانہ دھوئیں اور نہلانے کے بعد بال خشک ہونے دیں۔ جب بالوں میں تھوڑی نمی رہ جائے تو بالوں کی جڑوں میں بورک پاؤڈر چھڑک دیں۔ ایک دو گھنٹے بعد تیل لگا کر باریک لگنا بھی کریں، ان کے بال صاف ہو جائیں گے۔ لڑکیاں یا خواتین جن کو یہ محسوس ہو کہ بالوں میں رونق نہیں، یہ روکھے اور بے جان ہو گئے ہیں تو ناریل کے تیل میں انڈا ملا کر بالوں میں لگائیں اور دو گھنٹے بعد شیمپو کر لیں۔ اس سے بالوں میں چمک آجائے گی اور بال بڑھیں گے۔ گرمیوں کی دوپہر میں جب لوچل رہی ہو اور گھر سے باہر جانا ہو تو چھوٹا تولیہ گھیلا کر کے سر پر رکھ لیں۔ ایسے ہی تولیے شوہر اور بچوں کے بیگ میں بھی رکھ دیں تاکہ وقت ضرورت تولیہ گھیلا کر کے سر کو ڈھانپ کر دھوپ کی تمنازت سے محفوظ رہ سکیں۔

گرمیوں میں لان کے ملبوسات بہترین رہتے ہیں۔ بچوں کو بھی ہلکے پھلکے اور ایسے کپڑے کے بنے ہوئے ملبوسات پہنائیں جن سے ہوا کا گزر ہو سکے، البتہ بغیر آستین والی قمیص پہنانے سے گریز کریں۔ خصوصاً بچے جب کھیل کے میدان میں جائیں یا تیراکی کریں ورنہ بچوں کے بازوؤں کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ بازار کے گولا گنڈے کے بجائے یہ کریں کہ گھر پر برف کو پیس کر گلاس میں ڈالیں، اوپر سے شربت اور کنڈینسڈ ملک ڈال کر بچوں کو دیں تو وہ شوق سے پیئیں گے۔

عموماً گرمیوں کی شاموں اور راتوں میں لوگ مجھروں سے خاصے پریشان رہتے ہیں۔ اگر بیڈ، چار پائی یا پلنگ کے نیچے ایک تھیلی میں کافور رکھ دیں اور تھیلی کا منہ کھول دیں تو مجھروں سے پریشان نہیں آئیں گے۔

گرمیوں میں موسم کی شدت کے پیش نظر باورچی خانے

زندگی کا ایک نقشہ یہ بھی ہے!!

سمجھنے کیلئے پوری تحریر پڑھنا ضروری ہے

انتخاب: آمنہ فہیم

بس اسی زمانے سے انسان بیس سال انسان کی طرح گزارتا ہے۔ اس کے بعد اس کی شادی ہو جاتی ہے۔ پھر تیس سال گدھے کی طرح جیتا ہے۔ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک پسینہ بہاتا اور کام کرتا ہے، اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھاتا ہے اور اس کے بعد جب اس کے بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو پندرہ سال کتے کی طرح گزارتا ہے۔ گھر کی حفاظت کرتا، دروازے، کھڑکیاں اور بجلی کے بلب وغیرہ بند کرتا رہتا ہے اور بچوں کا بچا ہوا کھانا کھاتا ہے۔

اس کے بعد جب بوڑھا اور ریٹائرڈ ہو جاتا ہے تو دس سال بندر کی طرح گزارتا ہے۔ ایک گھر سے دوسرے گھر اور ایک بیٹے کے پاس سے دوسرے بیٹے اور ایک بیٹی کے ہاں سے دوسری کے ہاں رہتا ہے اور اپنے پوتے پوتیوں کو ہنسانے کیلئے عجیب عجیب کرتب دکھاتا اور کہانیاں سناتا رہتا ہے!!! (عربی سے ترجمہ شدہ)

توثیٰ اخلاقی

آج کی اچھی بات!

کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ اسی قدر ہو کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے گفتگو کرو اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن میں پانی ڈال دو۔ اگر تم کسی کے راز سے واقف ہو اور وہ تم کو کسی بات پر شرم دلائے تو اس کے راز کا حوالہ دے کر تم اس کو شرم نہ دلاؤ کسی کو گالی نہ دو۔ یا اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرما اور میرے پیاروں کو سدا خوش اور آباد رکھنا آمین۔

گدھے سے کہا گیا: تم بلا تکان صبح سے شام تک بھاری بھر کم بوجھ اٹھاتے رہو گے، اسکے بدلے تمہیں خوراک ملے گی۔ تمہارے پاس کوئی عقل نہ ہوگی اور پچاس سال جیو گے۔ گدھا بولا: ٹھیک ہے، لیکن پچاس سال بہت زیادہ ہیں۔ مجھے بس بیس سال دے دو۔ چنانچہ اس کی مراد پوری ہو گئی۔ کتے سے کہا گیا: تم انسانوں کے گھروں کی حفاظت کرو گے۔ انسان کے سب سے اچھے دوست ہو گے اور انسان سے بچی ہوئی چیزیں کھاؤ گے اور تمہاری زندگی تیس سال ہوگی۔ کتے نے کہا: تیس سال بہت ہیں، مجھے پندرہ سال درکار ہیں۔ چنانچہ اس کی مراد پوری ہو گئی۔ بندر سے کہا گیا: تم ایک شاخ سے دوسری شاخ پر چھلانگیں لگاتے اور دوسروں کو ہنسانے کیلئے طرح طرح کے کرتب دکھاتے رہو گے اور تمہاری زندگی بیس سال ہوگی۔

بند بولا: بیس سال زیادہ ہیں میں صرف دس سال جینا چاہتا ہوں، چنانچہ اس کی مراد بھی برآئی۔

انسان سے کہا گیا: تم روئے زمین پر سب سے ذہین مخلوق ہو گے اور تم اپنی عقل کو دوسری مخلوقات کا سردار بننے، زندگی کو خوبصورت بنانے اور زمین کو آباد کرنے کیلئے کام میں لاؤ گے، تمہاری زندگی بیس سال ہوگی! انسان نے جواب دیا: میں صرف بیس سال جینے کیلئے انسان بنوں گا؟ یہ عمر بہت کم ہے۔ مجھے تیس سال درکار ہیں جو گدھے کو نہیں چاہئیں، وہ پندرہ سال بھی جن کی کتے کو ضرورت نہیں اور وہ دس سال بھی جن سے بندر نے انکار کیا۔ پس اس کی بھی مراد برآئی!

ننھا داعی (سلیغ)



انتخاب: سیف اللہ چاچڑ: ایڈمن البرہان انٹرنیشنل پاکستان

پر ہی رہیں۔ والد نے جواب دیا۔ والد: بیٹے! آج میرا اس موسم میں باہر جانے کا قطعاً ارادہ نہیں ہے۔ کسی اور دن پروگرام بنالیں گے۔

بیٹا! ابا جان! کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آج میں اکیلا ہی ان کتابوں کو تقسیم کر آؤں بیٹے نے اجازت طلب نگاہوں سے باپ کی طرف دیکھا۔ تھوڑی دیر تردد کا شکار ہوئے اور پھر کہنے لگے میرے خیال میں تمہارے اکیلے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ کا نام لے کر بے شک آج تم اکیلے ہی چلے جاؤ۔ اور لوگوں میں کتابیں تقسیم کر دو والد نے بیٹے کو Road to Paradise ”جنت کا راستہ“ نامی کچھ کتابیں پکڑائیں اور اسے فی امان اللہ کہہ کر الوداع کہہ دیا۔

قارئین کرام! اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ہمارے اس ننھے داعی کی عمر صرف گیارہ سال ہے۔ اسے بچپن ہی سے اسلام سے شدید محبت ہے اور وہ نہایت شوق سے دین کے کاموں میں پیش پیش رہتا ہے۔

ننھا داعی گھر سے نکلتا ہے۔ اس کا رخ اس بازار کی طرف ہے جہاں وہ کافی عرصہ سے لڑیچر تقسیم کرتا آ رہا ہے۔ اب وہ بازار میں اپنی مخصوص جگہ پر کھڑا ہے۔ وہ اپنی مسکراہٹ سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان کو سلام کرتا ہے۔ ان کو روکتا ہے۔ ان سے بات چیت کرتا ہے۔ مسکراتے ہوئے ان سے کہتا ہے دیکھئے سر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا رب آپ سے شدید محبت کرتا ہے وہ انہیں کتاب پیش کرتا ہے اور ان سے کہتا ہے جناب! یہ فری ہے۔ یہ آپ کے لئے ہے۔ ان میں کچھ لوگ اس ننھے لڑکے سے کتاب لے لیتے ہیں۔

جمعہ کو نماز عصر کے بعد باپ بیٹے کا معمول تھا کہ وہ لوگوں کو دین کی دعوت دینے کیلئے اپنے گھر سے نکلتے بازار کے وسط میں سڑک کنارے کھڑے ہو جاتے آتے جاتے لوگوں میں اسلامی لڑیچر تقسیم کرتے باپ مقامی مسجد میں خطیب ہیں، ان کا گیارہ سالہ بیٹا گذشتہ کئی سالوں سے موسم کی شدت کی پرواہ کئے بغیر اپنے والد کے ساتھ جاتا تھا۔

ایئر ڈم ہالینڈ کا دارالحکومت ہے۔ یورپ کا یہ چھوٹا سا ملک بے حد خوبصورت ہے۔ یہاں بے حد و حساب پھول پیدا ہوتے ہیں۔ بارشیں کثرت سے ہوتی ہیں۔ اس لئے یہاں ہر طرف ہریالی نظر آتی ہے۔ دودھ کی پیداوار اور اس کی پروڈکٹ کے اعتبار سے یہ ملک بڑا مشہور ہے۔ کتنی ہی مشہور زمانہ کمپنیاں یہاں سے خشک دودھ دنیا بھر میں سپلائی کرتی ہیں۔

اس روز موسم بڑا ہی خراب تھا۔ صبح سے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں، بخ بستہ سردی کے ساتھ ساتھ وقفے وقفے سے بارش بھی ہو رہی تھی۔ جمعہ کا دن تھا اور معمول کے مطابق باپ بیٹے کو لڑیچر تقسیم کرنا تھا۔ والد تھوڑی ہی دیر میں مسجد سے گھر پہنچے تھے۔ انہیں قدرے تھکاوٹ بھی تھی۔ بیٹے نے خوب گرم کپڑے پہنے اور والد سے کہنے لگا ابا جان چلئے لڑیچر تقسیم کا وقت ہو چکا ہے۔ مگر بیٹے! آج تو موسم بڑا خراب ہے۔ سردی کے ساتھ ساتھ بارش بھی ہو رہی ہے۔

میں تو تیار ہو گیا ہوں بارش ہو رہی ہے تو پھر کیا یہاں تو بارش کا ہونا معمول کی بات ہے۔ بیٹے نے جواب دیا۔ بیٹے! موسم کے تیور آج ہم سے کہہ رہے ہیں کہ ہم آج گھر

کچھ شانے اچکا کر آگے نکل جاتے ہیں کچھ کتابیں تقسیم کرنے کے بعد اب اس کا رخ قرنی محلے کی طرف ہے۔ وہ بعض گھروں کے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ اگر کوئی باہر نکلتا ہے تو مسکراتے ہوئے کتاب کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ کوئی قبول کرتا ہے کوئی انکار کرتا ہے۔ مگر وہ ان چیزوں سے بے پرواہ اپنے مشن میں لگا ہوا ہے۔

کتابیں تقسیم کرتے ہوئے کم و بیش دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اب اس کے ہاتھوں میں آخری کتاب رہ گئی ہے۔ وہ اس سوچ میں تھا کہ یہ آخری کتاب کسے دی جائے۔ اس نے گلی میں آنے جانے والے کئی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور انہیں کتاب دینے کی پیش کش کی۔ مگر انہوں نے تھینک یو کہہ کر انکار کیا اور آگے چلے گئے۔ گلی میں ایک جگہ جہاں بہت سارے گھر ایک ہی ڈیزائن کے بنے ہوئے ہیں۔ وہ ان میں سے ایک گھر کا انتخاب کرتا ہے اور اس کے دروازے پر جا کر گھنٹی بجاتا ہے۔ کسی نے جواب نہ دیا اس نے بار بار گھنٹی بجائی۔ مگر اندر مکمل خاموشی تھی۔ نجانے اسے کیا ہوا یہ اس کے طریق کار کے خلاف تھا کہ وہ کسی کے دروازے کو زور زور سے بجانا شروع کر دیا۔ زور سے کہا کوئی اندر ہے تو دروازہ کھولو۔ اندر بدستور مکمل خاموشی تھی۔ وہ مایوس ہونے لگا اس نے کچھ سوچا اور آخری بار اپنی انگلی گھنٹی پر رکھ دی۔ گھنٹی بجتی رہی..... اور آخر کار اسے اندر سے قدموں کی چاپ سنائی دینے لگی۔ اس کے دل کی حرکت تیز ہونے لگی۔ چند لمحوں بعد آہستگی سے دروازہ کھلتا ہے۔ ایک بوڑھی خاتون چہرے پر شدید رنج و غم کے آثار لئے کھڑی تھی۔ کہنے لگی ہاں میرے بیٹے بتاؤ کیا مدد کروں؟ ننھے داعی نے مسکراتے ہوئے کہا نہایت ہی معزز خاتون اگر میں نے بے وقت آپ کو تنگ کیا ہے تو معافی چاہتا ہوں دراصل میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا رب آپ سے حقیقی محبت کرتا ہے۔ آپ کا ہر طرح سے خیال رکھتا ہے۔ میں کچھ کتابیں تقسیم کر رہا تھا۔ میرے پاس یہ آخری کتاب بچی

ہے۔ میں یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کتاب میں کیا ہے؟ وہ اس کو پڑھنے کے بعد معلوم ہوگا۔ مگر اتنی بات میں کہہ دیتا ہوں کہ کتاب آپ کو آپ کے رب کے بارے میں بہت کچھ بتائے گی۔ اسے پڑھ کر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمیں کن مقاصد کیلئے پیدا کیا اور ہم اپنے رب، خالق اور مالک کو کیسے راضی کر سکتے ہیں۔

بوڑھی عورت نے کتاب وصول کی اور بچے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: جیتے رہو بیٹا! جیتے رہو! ننھے داعی کا آج کیلئے مشن مکمل ہو چکا تھا۔ اس کو جتنی کتابیں تقسیم کرنا تھیں وہ کر چکا تھا۔ اس کا رخ اپنے گھر کی طرف تھا یوں بھی شام کا وقت ہوا چاہتا تھا اور ہنستا مسکراتا اپنے گھر واپس آ گیا۔ ہفتہ کے ایام جلد ہی گزر گئے۔ آج ایک بار پھر جمعہ کا دن تھا۔ باپ بیٹا حسب معمول جمعہ کی نماز کیلئے مسجد میں ہیں۔ ننھے داعی کے والد نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا، نماز پڑھنے کے بعد حسب معمول کہا کہ آپ میں سے کوئی سوال کرنا چاہتا ہو یا کوئی بات ہو تو اسے برسر عام ایسا کرنے کی اجازت ہے وہ اٹھ کر بیان کر سکتا ہے۔

حاضرین میں تھوڑی دیر کے لئے خاموشی چھا جاتی ہے۔ لگتا ہے کہ آج کسی کے پاس کوئی خاص سوال نہیں۔ اچانک پچھلی صفوں میں بیٹھی ہوئی خواتین میں سے ایک بوڑھی خاتون کھڑی ہوتی ہے۔ وہ قدرے بلند آواز میں کہنا شروع کرتی ہے۔

خواتین و حضرات! آپ لوگوں میں سے مجھے کوئی بھی نہیں پہچانتا نہ ہی آج سے پہلے میں کبھی اس مسجد میں آئی ہوں۔ میں تو گزشتہ جمعہ تک مسلمان بھی نہ تھی۔ بلکہ میں نے اسلام قبول کرنے کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

چند ماہ گزرے میرے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد میں اس دنیا میں بالکل تنہا تھی۔ گزشتہ جمعہ کے روز موسم غیر معمولی ٹھنڈا تھا۔ وقفے وقفے سے ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں اس دنیا اور تنہائی سے تنگ آ چکی تھی۔ دنیا میں میرا کوئی بھی نہ تھا۔ میں کتنے دنوں سے سوچ رہی تھی کہ میں خودکشی کر کے اپنی زندگی

سے حقیقی محبت کرتے ہیں اور آپ کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے ہیں۔ اس نے جنت میں جانے کا راستہ نامی کتاب میرے ہاتھوں میں دیتے ہوئے کہا اسے اطمینان سے ضرور پڑھئے۔ وہ خوبصورت اور روشن چہرے والا بچہ جدھر سے آیا تھا ادھر ہی واپس چلا گیا۔ مگر میرے دل میں شدید ہل چل پیدا کر گیا۔ میں نے دروازہ بند کیا اور نچلی منزل پر ہی بیٹھ کر اس کتاب کا ایک ایک لفظ پڑھنے لگی۔ میں کتاب پڑھتی چلی گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ کتاب میرے لئے اور صرف میرے لئے لکھی گئی ہے۔ میں نے جیسے ہی کتاب ختم کی میرے ذہن میں انقلاب آچکا تھا۔ مجھے روشنی مل گئی تھی۔ میں اوپر والی منزل پر گئی۔ چھت سے رسی کھولی اور کرسی کو پیچھے کر دیا اور اب مجھے ان میں سے کسی بھی چیز کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

معزز حاضرین! اس نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا میں نہایت سعادت مند اور خوش بخت ہوں کہ میں نے اپنے حقیقی رب کو پہچان لیا ہے۔ میں نے فطرت کو پالیا ہے۔ میں الحمد للہ! مسلمان ہو چکی ہوں۔ اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ہدایت بخشی کتاب کے آخری صفحہ پر اس مرکز کا ایڈریس دیا ہوا تھا۔ میں یہاں اس لئے آئی ہوں کہ میں آپ کا شکریہ ادا کر سکوں۔ خصوصاً اس داعی کا جو میرے پاس نہایت مناسب وقت پر آیا۔ بس چند لمحوں کی بات تھی میں دوزخ میں جانے والی تھی!!

لوگ حیران و ششدر بڑھیا کی بات سن رہے تھے۔ جب اس کی بات ختم ہوئی تو مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں شاید ہی کوئی آنکھ ہو جس میں آنسو نہ جھلک رہے ہوں۔ مسجد میں اللہ اکبر کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ امام مسجد منبر سے نیچے اترے۔ ان کا ننھا داعی بیٹا بیٹھا ہوا تھا۔

انہوں نے روتے ہوئے اسے بازوؤں میں لیا اور سینے سے لگا لیا اور کہہ رہے تھے بیٹے مجھے تم پر فخر ہے تم صحیح معنوں میں ننھے داعی اور مجاہد ہو۔ مسجد میں شاید ہی کوئی شخص ہو جس کی یہ تمنا نہ ہوں کہ کاش اس کا بیٹا بھی اس قسم کا داعی ہوتا!

کا خاتمہ کیوں نا کر لوں۔ میرا خاوند نہیں رہا تو میں اس دنیا میں رہ کر کیا کرونگی۔ بالآخر گزشتہ جمعہ کو میں نے خودکشی کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔ میں بازار گئی وہاں سے ایک نہایت مضبوط رسی خریدی۔ سیڑھی پر چڑھ کر چھت کے ایک شہیتہ سے رسی کو باندھا پھر میں نے رسی کے ایک سرے سے پھندا بنایا۔ اگلا مرحلہ یہ تھا کہ کرسی کو اپنے قریب کر کے مجھے اس پر اپنا پاؤں رکھنا تھا اور گلے میں پھندا ڈال کر کرسی کو ٹھوکر مار دینی تھی۔ اس طرح پھندا میرے گلے میں اٹک جاتا اور میری زندگی کا خاتمہ ہو جاتا۔ جونہی میں نے گلے میں رسی ڈالی نیچے سے گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ تو میں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ مگر گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

میں نے سوچا، میرا ملنے والا کون ہو سکتا ہے؟ مدتیں گزر گئی ہیں مجھے کوئی ملنے کیلئے نہیں آیا میں نے فیصلہ کیا کہ میں گھنٹی کو نظر انداز کروں اور خودکشی کر لوں۔ ادھر گھنٹی روکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ کوئی غیر مرئی طاقت مجھ سے کہہ رہی تھی کہ دیکھو دروازے پر کون ہے؟ لیکن ایک سوال بار بار میرے ذہن میں آ رہا تھا۔ اس دنیا میں تو میرا کوئی بھی نہیں تو پھر یہ گھنٹی بجانے والا کون ہو سکتا ہے؟ اسی دوران کسی نے زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔ میں نے سوچا چلو کوئی بات نہیں۔ میں خودکشی کے پروگرام کو تھوڑی دیر کیلئے موخر کر دیتی ہوں۔ چنانچہ میں نے کرسی کو سائیڈ پر کیا اور آہستہ آہستہ نچلی منزل کی طرف چل دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو بہت ہی خوبصورت اور پیارے بچے کو دیکھا جو مجھے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ مجھے دیکھ کر اسے یوں لگ رہا تھا کہ اسے کوئی بڑی نعمت مل گئی ہو۔ میں نے آج تک اس عمر کے بچے کے چہرے پر اتنی مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی میں بتا نہیں سکتی کہ وہ بچہ مجھے کتنا پیارا لگا۔

اس کے منہ سے نکلنے والے کلمات نہایت پیارے اور دلکش تھے جس انداز سے اس نے میرے ساتھ گفتگو کی وہ ناقابل فراموش تھا۔ اس نے مجھ سے کہا معزز اور محترم خاتون! میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوں کہ آپ کو بتا دوں کہ اللہ آپ

لڑکے اور لڑکیوں کی شادی میں دیر کرنے کا بڑھتا ہوا خطرناک رجحان

ایک لمحہ فکر یہ انتخاب: سعدیہ رشید

دوسری وجہ

اچھی تعلیم حاصل ہونے کی وجہ سے لڑکیوں کو روزگار کے مواقع نسبتاً آسانی سے مل جاتے ہیں۔ اس کے دو اثرات سامنے آئے ہیں۔ ایک نمبر والدین کا ان لڑکیوں پر مالی انحصار کرنا شروع ہو جانا۔ دو نمبر نوکریوں کے لحاظ سے ہم پلہ رشتے نہ ملنا۔

تیسری وجہ

کچھ والدین کا اس معاملہ میں بالکل ہل جل نہ کرنا ہے۔ لڑکیوں کی عمریں اٹھائیس سال ہو جاتی ہیں لیکن انہیں کم عمر ہی تصور کیا جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اٹھارہ بیس سال کی عمر میں مائیں رشتوں کی تلاش میں سرگرداں ہو جایا کرتی تھیں۔ یہ رجحان، الحمد للہ دینی گھرانوں میں اب بھی بدستور موجود ہے جو کہ از حد ضروری ہے۔

چوتھی وجہ

جس لڑکی کی عمر تیس سال سے اوپر ہو جاتی ہے اس کیلئے عمر کے لحاظ سے رشتے مشکل ہو جاتے ہیں کیونکہ اکثر لڑکے والے کم عمر لڑکی کی تلاش میں ہوتے ہیں۔

پانچویں وجہ

لڑکے والوں کے از حد نخرے ہیں: اول تو کوئی لڑکی، لڑکے کی ماں بہن کو بھاتی نہیں، فقط کھانے پینے سے لطف اندوز ہونا ہی شاید مقصد ہوتا ہے۔ اگر کوئی لڑکی پسند آ بھی جائے تو پھر فرمائشوں اور رسوم و رواج کے نام پر لڑکی والوں کا مکمل استحصال کیا جاتا ہے ہمارے ایک ایسے دوست ہیں

آج سے تقریباً پندرہ سال پہلے معاشرے کا جو رجحان تھا اس کے مطابق جس لڑکی کی شادی پچیس سال کی عمر سے پہلے کر دی جاتی تو ایسی شادی کو بروقت گردانا جاتا۔ پچیس سال کی عمر کا ہندسہ عبور کرنے کا یہ مطلب لیا جاتا کہ لڑکی کے رشتہ میں دیر ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے کا معلوم نہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ دیری کا یہ پیمانہ تین چار سال پہلے تصور کیا جاتا ہو۔

پھر سات آٹھ سال پہلے یہ صورتحال ہوئی کہ تیس سال کی عمر سے پہلے لڑکی کی شادی بروقت قرار دی جانے لگی۔ یعنی محض سات آٹھ سال میں پانچ سال کا فرق آ گیا۔

اب بھی ایسے معاملات ہیں کہ اکثر گھروں میں لڑکیوں کی عمریں تیس سے چالیس سال کے درمیان ہو چکی ہیں لیکن رشتہ ”ندارد“ یہ رشتہ میں دیری کا رجحان ہمارے معاشرے میں ایسی خاموش دراڑیں ڈال رہا ہے جو معاشرتی ڈھانچے کے زمین بوس ہونے کا پیش خیمہ ہیں لیکن حیف کہ اس کا عملی ادراک معاشرے کے چند لوگوں کو بھی نہیں۔ آئیں! اس دیری کی وجوہات کا تعین کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پہلی وجہ

لڑکوں کا تعلیم کے میدان میں پیچھے رہ جانا اور لڑکیوں کا اس میدان میں آگے نکل جانا ہے.....“

پچھلے کئی سالوں کے بوڑد کے امتحانات کے نتائج اس بات کے شاہد ہیں۔ اس کی وجہ سے تعلیم کے لحاظ سے ہم پلہ رشتہ ملنا انتہائی مشکل ہو چکا ہے شہروں میں کچھ سالوں سے لڑکیوں میں بڑھتے ہوئے ”پی ایچ ڈی“ کے رجحان نے اس کو اور مشکل بنا دیا ہے۔

آبادی اب ریورس گیر میں چل رہی ہے، لیکن ہم جانتے بوجھتے خود اس گڑھے میں گر رہے ہیں اور وہ بھی ہنستے مسکراتے۔

اور ہم سب اس اجتماعی خرابی اور زوال کے ذمہ دار ہیں۔
صد افسوس! کشتی ڈوب رہی ہے اور کشتی کے ملاح اور مسافر بے نیاز۔ حیراں ہوں، دل کو روؤں، کہ پیٹوں جگر کو میں!!!

اگر ہم نے بچوں کی بلوغت کے فوراً بعد شادی کو رواج نہ دیا، اگر ہم نے دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کو لعنت سمجھنے کے کفر سے توبہ نہ کی، اگر ہم نے مطلقہ خواتین اور بیواؤں کی فوری اور آسان شادیوں کا بندوبست نہ کیا، اگر ہم نے نکاح کو کاروبار کے بجائے فرض کا درجہ نہ دیا اور جتنا کہ نہادھو کر مسجد میں جا کر جمعہ پڑھنا آسان ہے، اسے بھی اتنا ہی آسان نہ بنایا اگر ہم نے زنا کی طرف جانے والے راستوں کا سدباب نہ کیا، اور اسے موجودہ حالات میں اتنا ہی مشکل نہ بنایا جتنا کہ دوسری شادی مشکل ہے تو ریپ کے مجرم دندناتے رہیں گے۔

جبکہ بغیر اجازت دوسری شادی والے سلاخوں کے پیچھے ہوں گے!!!

گھروں میں بیٹیوں کیلئے رشتوں کی بجائے دوستی کے پیغام آیا کریں گے!!!

بیٹیاں پھولوں سے سبھی گاڑی میں جملہ عروسی کی بجائے تاریک شیشوں والی کار میں ڈیٹ پر جایا کریں گی!!!
بیٹے شادیوں کی بجائے افیئرز اور بیویوں کی بجائے گرل فرینڈز رکھا کریں گے!!!

شوہر اپنے دفتروں میں معاشقے چلاتے رہیں گے!!!
اور یوں ایئر نائٹ، ویلنٹائن ڈے، ہیلوئن اور چاند رات جیسے تہوار جنسی ہوس کی تسکین کی علامات بنے رہیں گے!!!
واللہ یہ آگ ہر اس گھر میں پہنچے گی جو دین فطرت کے اٹل قانون سے منہ موڑے گا اور وہ وقت آکر رہے گا جب اس ”مقدس“ سرزمین پر بھی ولدیت کے خانے میں لکھا نام مشکوک ہو جائے گا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

جن کے گھر والوں نے بیاسی جگہ ان کا رشتہ دیکھا، پھر ایک جگہ ہاں کی، کچھ عرصہ بعد وہاں سے رشتہ توڑنے لگے تو اس دوست نے انکار کر دیا کہ میں مزید تماشا نہیں دیکھ سکتا۔



شہروں میں ایک عجیب وجہ سامنے آئی ہے۔
لڑکی کے والدین، لڑکے میں وہ تمام کامیابیاں دیکھنا چاہتے ہیں جو پچاس سال کی عمر میں حاصل ہوتی ہیں۔
مکان اپنا ہو، گاڑی پاس ہو، تنخواہ کم از کم اتنی ہو وغیرہ وغیرہ۔
میں اپنے ایک انجینئر دوست کا رشتہ کروانے کی کوشش میں تھا، لڑکا لائق فائق، خوش شکل، نوکری اچھی، لڑکی کی ماں کو بہت پسند تھا، لڑکے والے بھی راضی تھے لیکن اچانک لڑکی کے والدین نے انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی گئی کہ لڑکے کے پاس اپنا مکان نہیں، وہ کرائے کے مکان میں رہتا ہے۔

اب ایسے رویوں کا کیا کیا جائے؟
کیا یہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف نہیں؟



خاندانوں کے اندر ایک عجیب و غریب وجہ دیکھنے میں آرہی ہے۔ ہر ماں اپنی بیٹی کا رشتہ خاندان میں بخوشی کرنے پر راضی ہے لیکن جب اپنے بیٹے کا معاملہ آتا ہے تو خاندان کی سب لڑکیوں پر ناک بھوں چڑھا لیا جاتا ہے اور بڑے طمطراق اور فخر سے خاندان سے باہر کی لڑکی لائی جاتی ہے۔
اس کے علاوہ مزید وجوہات بھی ہوں گی۔

وجوہات جو بھی ہوں لیکن یاد رہے کہ اس سے ہمارا معاشرتی نظام درہم برہم ہو رہا ہے اور ہماری نوجوان نسل، بروقت شادی نہ ہونے کی وجہ سے، میڈیا کی پھیلائی ہوئی، بے حیائی کا باآسانی شکار ہو رہی ہے۔ اور جو محفوظ ہے وہ اپنے ساتھ ایک خاموش نفسیاتی جنگ کا شکار ہے۔

مغرب تو اس طرز سے اپنے آپ کو برباد کر چکا اور ان کی

میرا جسم میری مرضی خلافِ اسلام تصور

انتخاب: عظمیٰ وارث

شکاری تیر کے شکار کیلئے جنگل میں جاتا ہے تو وہ تیر کی آواز نکالتا ہے۔ تیر سمجھتا ہے اس کا کوئی ساتھی ہوگا اور وہ اس کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ بالکل ایسے ہی عورتوں کے یہ

شکاری بھی ایسی ہی آوازیں نکالتے ہیں جو خواتین کو پرکشش معلوم ہوں بیٹا! ایک ٹیچر کی مرضی کے بغیر اگر کوئی علم حاصل کرنا چاہے تو وہ ناکام ہو جائے گا۔ طبیب کی مرضی کے بغیر علاج کیا تو مر جائے گا۔ وکیل کی مرضی کے بغیر مقدمہ لڑا ہار جائے گا۔ کھیل میں اپنی مرضی چلائی ہار جائے گا۔ اب خود سوچو!! جو انسان اپنے خالق کی مرضی کو پس پشت ڈال کر اپنی مرضی چلائے کامیاب ہوگا؟

بیٹا! بازار حسن میں موجود عورتیں ”میرا جسم میری مرضی“ کے تحت کس طرح ذلیل و رسوا ہو رہی ہیں۔ وہ نہیں چاہتیں اس گندگی میں گرفتار رہنا۔ پوچھو بیٹا کبھی اس عورت سے وہ چاہتی ہے اپنے شوہر کو کھانا گرم کر کے دے اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ ایک اچھی پاکیزہ زندگی گزارے۔ یہ روشن خیال مفکر یہ عورتوں کی آزادی کے نصیب۔

یہ بھیڑ کی کھال میں بھیڑیے ہیں یہ بازارِ حسن کے نئے لال ہیں۔ اسلام نے عورت کو عزت دی ہے۔ یہ بھیڑیے اب آزادی اور کمیونزم کے نام پر عورت کو نکال رہے ہیں۔

پوچھنا کبھی ان عورتوں سے جو گلیمر کی چکا چوند میں اپنا آپ کھو چکی ہیں۔ کیا خوش ہیں اس آزادی سے نہیں بالکل نہیں میرا بچہ بالکل نہیں۔ میری شہزادی اگر تم نے اللہ و رسول ﷺ کے مطابق زندگی گزاری تو تم کامیاب ہوگی۔

میرے محترم میں آپ سے مخاطب ہوں ذرا غور کیجئے۔ اس مجمع میں آپ کی بیٹی بھی ہو سکتی ہے۔ جو سوشل میڈیا پر ان تصاویر کو لائیک کر رہی ہو۔ ان تصاویر کو شیئر کر رہی ہوں۔ یا ان سے متاثر ہو۔ ہماری بچیاں اس مجمع کا حصہ بن رہی ہیں۔ لاشعوری طور پر آؤ ہم اپنے گھروں کی بنیادیں مضبوط کریں۔

بدایوانی لیپ ٹاپ کی اسکرین پر میری نگاہ پڑی تو میں لرز کر رہ گئی۔ پہلے کارڈ پر لکھے الفاظ ”میرا جسم میری مرضی“ الفاظ نہیں تھے۔ دہکتے انگارے تھے۔ کیا ہے یہ؟ میں نے اپنی بیٹی سے پلے کارڈ کے بارے میں پوچھا۔

مما! یہاں ہم سب احتجاج کر رہے ہیں آج کی عورت مضبوط ہے وہ کسی کی غلام نہیں ہے۔ میری بیٹی نے موم بتی والی آنٹی سے سنی ہوئی ساری تقریر مجھے سنا ڈالی میں نے تحمل سے اپنی بیٹی کا ہاتھ تھاما اور اسے اس مجمع سے نکال کر لے آئی جو سوشل میڈیا پر جمع تھا۔ میری شہزادی اللہ تعالیٰ تمہیں ہر بری آفت سے بچائے۔ شاید تمہیں معلوم نہیں یہ کارڈ کوئی پلے کارڈ نہیں ہے۔ یہ تمہاری اذیتوں کا دیباچہ ہے۔ اذیتوں کا دیباچہ؟ میری بیٹی نے حیرت سے میری جانب دیکھتے ہوئے پوچھا ہاں اذیتوں کا دیباچہ لیکن کیسے؟ میری بھولی بھالی بیٹی کو آنکھیں حیرت سے پھیل چکی تھیں میری لخت جگر! تمہیں لگتا ہے یہ تمہاری آزادی چاہتے ہیں نہیں میری شہزادی یہ تمہاری آزادی نہیں چاہتے یہ بس تم تک پہنچنے کی آزادی چاہتے ہیں۔ یہ کبھی تمہیں فنکارہ کے روپ میں استعمال کریں گے۔ کبھی اینکر کی شکل میں، کبھی سیلز گرل کی صورت میں کیونکہ عورت سے زیادہ سستا مزدور نہیں ملنا ان کی نجی نشستوں میں گفتگو سن لینا تمہیں اندازہ ہو جائے گا۔

یہ عورتوں کو ایک منڈی کے مال سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے۔ تم جیسی بھولی بھالی لڑکیاں آزادی کا نعرہ لگاتے لگاتے ان کی بدترین رکھیل بنتی چلی جاتی ہیں۔ غلامی کے ایسے دلدل میں پھنستی چلی جاتی ہیں جہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا، لیکن ممما! یہ تو بہت مخلص نظر آتے ہیں۔ میری بیٹی نے ایک دلیل دی بیٹا! جب

کافی یا چائے کی بجائے ترش پھلوں کا انتخاب کریں۔ لیموں اور مالٹے صرف وٹامن سی کی وجہ سے ہی جانے نہیں جاتے بلکہ ان دونوں پھلوں کی مہک کو سونگھنے سے بھی توانائی اور چوکسی کا احساس بڑھتا ہے۔



ونیلا

ونیلا کی خوشبو خوشی کا احساس بڑھاتی ہے۔ اس کو سونگھنے سے خوشی اور سکون کا احساس ہوتا ہے اور مزاج خوشگوار ہوتا ہے۔



پودینہ

سانسوں کی تازگی کے ساتھ ساتھ پودینے کی خوشبود ماغ کیلئے فائدہ مند ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق پودینے کی مہک کا دماغی اسٹیمنا، عزم اور مجموعی کارکردگی سے تعلق ہے، جو ارتکاز کی صلاحیت بڑھاتی ہے۔



چنبیلی کی خوشبو

چنبیلی کے پھول کی مہک ذہن کو ہوشیار تو کرتی ہی ہے مگر یہ مایوس کن خیالات کی روک تھام میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ چنبیلی کے تیل کی مہک سے ڈپریشن سے ریلیف ملتا ہے اور مزاج خوشگوار ہوتا ہے۔



لیونڈر

لیونڈر نامی پھول کی مہک ذہن اور جسم کو فوری طور پر سکون کا احساس پہنچاتی ہے۔ خاص طور پر بے خوابی کے افراد کیلئے تو یہ بہت فائدہ مند ہے۔ ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ جامنی رنگ کے ان پھولوں کی خوشبو نیند کے مسائل کیلئے انتہائی موثر ثابت ہوتی ہے۔



سیب

کہا جاتا ہے کہ ایک سیب کا روزانہ استعمال دور رکھے ڈاکٹروں سے اور یہ بات کم از کم سردرد کی حد تک تو بالکل درست ہے کیونکہ سیب کی خوشبو سردرد کی روک تھام کے واسطے بہت مفید ہے۔ تحقیق کے مطابق اس پھل کی خوشبو سے مائیگرین یا آدھے سر کے درد کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

کم ہی لوگ جانتے ہیں کہ جسمانی تناؤ سے لے کر سردرد، خوشی، نیند غرض کئی باتوں کے سلسلے میں خوشبوئیں ہمارے لئے فائدے مند ثابت ہوتی ہیں۔ درج ذیل میں ایسی ہی خوشبوؤں کا ذکر ہے جو ماحول مہکانے کے ساتھ ساتھ ہمارے جسم و ذہن کیلئے بھی مفید ہیں۔



زیتون کا تیل

اس تیل کی مہک سے پیٹ بھرنے کا احساس ہوتا ہے یا جنک فوڈ کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔ کھانے کے بعد اسے سونگھنے سے پیٹ بھرنے کا احساس ہوتا ہے، جبکہ یہ خوشبو بلڈ شوگر کا لیول کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔



دارچینی

یہ میٹھی مہک والی جڑی بوٹی آپ کی دماغی طاقت کو بڑھاتی ہے۔ ایک امریکی یونیورسٹی، ویکنگ جسیوٹ یونیورسٹی کی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ دارچینی کی خوشبو سونگھنے سے دماغی افعال جیسے یادداشت، توجہ اور دیکھ کر رد عمل جیسی صلاحیتیں بہتر ہوتی ہیں۔



صنوبر

پائے یا صنوبر کی مہک ہماری تشویش یا فکر کو کم کرتی ہے۔ ایک جاپانی تحقیق کے مطابق صنوبر کے درختوں کے آس پاس گھومنے سے تناؤ اور مایوسی کی شرح کم ہوتی ہے اور اعصاب کو سکون محسوس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق میں مزید یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس مہک کے اثر سے فوری طور پر ذہنی سکون کا احساس ہوتا ہے۔



گھاس

تازہ گھاس کی مہک آپ کو خوشی و مسرت کا احساس دیتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اس مہک سے ایسا کیمیکل خارج ہوتا ہے جس سے لوگوں کو خوشی اور سکون کا احساس ہوتا ہے۔ یہ خوشبو عمر بڑھنے کے ساتھ ذہنی تنزلی کی روک تھام میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔



ترش پھل

اگر آپ ذہنی طور پر زیادہ و بہتر کارکردگی کے خواہش مند ہیں تو

بیماری کے بعد کمزوری، ناشتہ نہ کرنا، ڈانٹنگ کرنا، نظر کی کمزوری میں عینک کا استعمال نہ کرنا، موروثی امراض، چائے یا کافی کا زیادہ استعمال، فولاد یا خون کی کمی، پریشانی یا ذہنی دباؤ، اب ہم ایسے ٹوٹکے بتاتے ہیں جن کی مدد سے آپ گھر میں دستیاب اشیاء کے ذریعے ہی اپنا علاج کر سکیں۔

بادام کے تیل کو آنکھوں کے گرد لگا کر نرمی

سے ایک منٹ تک مساج

کریں۔ مساج کے

بعد تیل پندرہ منٹ

تک لگا رہنے دیں۔

پھر گیلی روئی سے تیل نرمی

سے صاف کر لیں۔ خیال رکھیں کہ

جلد کو گرٹنا نہیں۔ یہ عمل چند بار کرنے سے سیاہ حلقے ختم ہو جائیں گے۔

کھیرے اور آلو کا رس یکساں مقدار میں لے کر آنکھوں کے گرد

پندرہ منٹ تک لگائیں۔ یہ رس محض لگانا ہے مساج نہیں کرنا۔ اس

نسخے کو اپنی سہولت کے مطابق دن میں کسی بھی وقت استعمال کیجئے۔

آنکھوں میں عرق گلاب کا استعمال کریں۔

امردود پھپھتا اور کیلے کا استعمال کریں۔ تینوں کی چاٹ بنا کر

کھائیں تو مفید ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کا استعمال بڑھادیں۔

گر میوں میں باہر جانے سے پہلے سن بلاک کا استعمال

کریں اور آنکھوں پر چشمہ لگائیں۔

ٹماٹر اور لیموں کا جوس ملا کر دن میں تین سے چار بار

آنکھوں کے گرد لگائیں۔

آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔

بادام کا استعمال کریں۔

صبح سویرے اٹھنے پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں

رگڑیں پھر گرم گرم حرارت متاثرہ جگہ پر لگائیں۔ ایسا کرنا حلقوں

کو کم کرنے میں فائدہ مند ہے۔

انتخاب: عمیرہ نذیر

آنکھوں کے سیاہ حلقے

خوبصورتی کے دشمنوں سے نجات دلانے والے تیر بہدف نسخے

چہرے کی دلکشی اور خوبصورتی بڑھانے میں جہاں بال، ناک اور ہونٹوں کی اہمیت ہے وہیں آنکھیں بھی اس کو سب سے زیادہ دلکش بناتی ہیں۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔ اس انمول تحفے کا بھرپور خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ جس طرح ہم اپنے جسم کے باقی حصوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اپنی آنکھوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے ہے

تاکہ ہمارے چہرے کی خوبصورتی قائم رہے۔ تاہم آنکھوں کے گرد بڑھنے والے سیاہ حلقے ان کا حسن گہنا دیتے ہیں۔ ذیل میں انہی حلقوں سے نجات دلانے والے مفید ٹوٹکے پیش خدمت ہیں۔

جس طرح ہمارے باقی اعضاء تھکاوٹ کا شکار ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہماری آنکھیں بھی تھک جاتی ہیں اور ان کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ آج کے مصروف دور میں انسان کے پاس اپنے لئے بھی وقت نہیں ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ہمیں اپنی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ جب خواتین کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جائیں تو وہ انہیں دور کرنے کیلئے طرح طرح کی ٹیپس آزماتی ہیں جو آخر کار بے سود ثابت ہوتی ہیں۔

آج ہم خواتین و حضرات کو ایسے کارآمد نسخوں کی بابت بتا رہے ہیں جن کی مدد سے آنکھوں کے گرد بنے سیاہ حلقوں کو دور کرنا ممکن ہو جائے گا۔ یہ حلقے ساری خوبصورتی زائل کر دیتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے ہم ان وجوہ کے بارے میں جانتے ہیں۔ جنگی وجہ سے یہ سیاہ حلقے پڑتے ہیں۔ اگر آپ بھی ان میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ وجوہ کا شکار ہیں تو ان کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں۔

حلقے پڑنے کی وجوہ

لکھنے پڑھنے میں زیادتی، نیند کا پورا نہ ہونا، کم روشنی میں کمپیوٹر کا زیادہ استعمال، کام کی زیادتی، غیر متوازن غذا کا استعمال، عمر کا بڑھنا، مدہم روشنی میں مطالعہ یا کڑھائی وغیرہ کرنا،

بھی ناشتے میں اکثر بچ جاتے ہیں، ان ٹکڑوں کو ایک برتن میں ڈال کر فریج میں رکھ دیں۔ جب ان کی مقدار بڑھ جائے تو انہیں نکال کر کوٹ لیں۔ گٹس، کباب یا چکن فرائی کرنے کیلئے یہ چورا کوئنگ کے کام آتا ہے۔ دال اگر زیادہ مقدار میں بچ جائے تو آٹے میں یہ دال، کٹی ہوئی ہری مرچوں اور نمک کے ساتھ ملا کر آٹا گوندھ کر پراٹھے بنالیں۔ بہت لذیذ ہوں گے۔ اچار کے ساتھ دال کے یہ پراٹھے بہت لذت دیتے ہیں۔ بہت سی خواتین سالن میں آلو تو ڈال لیتی ہیں، لیکن انہیں کھایا بہت کم جاتا ہے۔ اگر آپ کے ساتھ ایسا کوئی مسئلہ ہے تو ان آلوؤں کو چوپ کر کے ہری مرچ، ہری پیاز، ہرا دھنیا باریک چوپ کر کے ڈالیں۔ نمک اور گرم مسالا ڈال کر اس آمیزے کو رول یا سموسوں کی پیٹوں میں بھر لیں۔ ہلکی پھلکی بھوک میں یہ مزے دار رول اور سموسے بہت مزہ دیتے ہیں۔ کوئی میٹھی چیز حلوہ، زردہ، سویاں کچھ بھی بچ جائیں تو آپ انہیں کھانے کے وقت دودھ اور بالائی ڈال کر ہلکی آنچ پر پک کر دوبارہ تازہ کر سکتی ہیں۔ چاول، بریانی، پلاؤ بچ جائے تو اسے آپ فریزر میں رکھ دیں، جب کھانا ہو تو ہلکا سا پانی ڈال کر گرم توے پر دم دے لیں، چاول بالکل تازہ ہو جائیں گے۔ کسی بھی چیز کو محفوظ رکھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ اسے فریزر میں رکھیں۔

نچلے خانے میں رکھی جانے والی چیزیں اکثر خراب ہو جاتی ہیں اور ان میں ہلکی ہلکی بو آنے لگتی ہے۔ جب بھی کھانا کھانے بیٹھیں، اپنی پلیٹ میں اتنا ہی کھانا نکالیں جتنا آپ کھا سکتی ہوں۔ پلیٹیں بھر کر رزق کو ضائع مت کیجئے۔ وطن عزیز میں ایسے بے شمار لوگ ہیں جنہیں پیٹ بھر کر ایک وقت کا کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ ہمیں اگر ہر چیز بروقت مل جاتی ہے تو خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی نعمتوں کی قدر کریں۔

وطن عزیز کے باسیوں کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ کھانا کم کھاتے ہیں اور ضائع زیادہ کرتے ہیں۔ یہ بات درست بھی ہے۔ ہم شادی بیاہ یا دیگر تقاریب میں رزق نہ صرف بہت زیادہ ضائع کرتے ہیں، بلکہ گھروں میں بھی رزق کی بہت توہین کی جاتی ہے۔ جتنی بھوک ہوئی، اتنا کھا لیا اور بچے ہوئے کھانے کو یہ سوچے بغیر کچرے یا کوڑے دان میں پھینک دیا کہ یہ گناہ ہے۔ یہی رزق جسے ہم پھینکتے ہیں، اسے کارآمد بنا کر کام میں لایا جاسکتا ہے۔

بچن کی دیگر ذمے داریوں کی طرح یہ ذمہ داری بھی خواتین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ رزق کو ضائع ہونے سے کیسے بچا سکتی ہیں۔ بہت سے گھروں میں لوگ روٹی کھانے کے بعد اس کا ایک آدھ ٹکڑا ضرور بچاتے ہیں، اگر یہ روز کا معمول ہو تو روٹی کے بہت سے ٹکڑے جمع ہو جاتے ہیں، جنہیں ضائع کرنے کے بجائے بہتر ہوگا کہ ٹماٹر اور ہری مرچ کے ساتھ گھر میں رکھے ہوئے مسالے ڈال کر بھون لیں اور ہلکا سا پانی ڈال کر پانچ چھ منٹ تک دم دے کر اتار لیں، پلیٹ میں نکال کر تلی ہوئی براؤن پیاز، لیموں کا رس اور چاٹ مسالا چھڑک کر یہ لذیذ اور جھٹ پٹ ڈش پیش کی جاسکتی ہے۔

اگر سبزی کا سالن جیسے گاجر، مولی، کدو، ٹنڈے اور بیٹنگن بچ جائیں گے تو اگلے دن اس کے پراٹھے بھی بنا سکتی ہیں۔ روٹی نیل کر اس میں سبزی بھر لیں اور فرائی کر کے اس کے چار ٹکڑے کر لیں۔ ساتھ میں دہی کی چٹنی اور سلاد بنا کر نوش کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح اگر گوشت کا سالن کھانے کے بعد بچ جائے تو اس کی بوٹیاں چنے کی دال، آلو، نمک اور دیگر مرچ مسالوں کے ساتھ ابال لیں۔ پانی خشک ہو جائے تو اس آمیزے کو پیس کر اس کی ٹکیاں بنا کر فرائی کر لیں۔ اسی طرح ڈبل روٹی کے ٹکڑے

دوبارہ قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے
پکا ہوا کھانا
انتخاب نمک و مصالحہ

کر کے اپنے لئے مواقع تلاش کرنا اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے لہذا انسان کو اپنی یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہئے کہ مسائل و مصائب اس کی آزمائش کیلئے رکھے گئے مگر اس کے ساتھ ساتھ اسے اشرف المخلوقات بھی بنایا گیا اور وہ تمام صلاحیتیں عطاء کی گئی ہیں جنہیں بروئے کار لا کر تمام چیلنجز سے نمٹا جاسکتا ہے۔

انسان جب اس دنیا میں آیا تو اس کے پاس کچھ نہ تھا سوائے ایک جسم کے۔ اس کے بدن پہ کپڑے تھے نہ سر ڈھانپنے کیلئے چھت دور دور تک جنگل، صحرا پانی اور پہاڑ تھے۔ خونخوار جانور اس کی جان کے درپے تھے۔ غرض یہ کہ ہر طرف چیلنجز ہی چیلنجز تھے۔ ایسی صورتحال میں اس کے پاس صرف دو راستے تھے۔ پہلا یہ کہ حالات سے دلبرداشتہ ہو کر ان چیلنجز کے سامنے گھٹنے ٹیک دے، شیطان کو اپنی اس صورتحال کا ذمہ دار ٹھہرائے اور خودکشی کر لے یا پھر کسی خونخوار دردندے کا شکار ہو کر دنیا سے چلا جائے۔ دوسرا راستہ یہ تھا کہ اپنا مقام پہچانے اور اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ صلاحیتوں کا استعمال کر کے جو انمردی سے تمام مسائل کا مقابلہ کرے۔ لہذا اس نے دوسرا راستہ اختیار کرنا بہتر سمجھا۔ وہ خود کو درپیش تمام چیلنجز کا مقابلہ کرتے ہوئے ترقی کا سفر طے کرتا گیا لیکن اگر وہ اس وقت دلبرداشتہ ہو کر خود کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا تو شاید آج دنیا اس مقام پر نہ پہنچتی۔

یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ روز ازل سے ہی یہ دنیا چیلنجز سے بھرپور ہے مگر اس میں مواقع بھی ہیں اور یہ سلسلہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ ہر چیلنج میں ایک موقع ہے جسے تلاش کرنا ہے۔ اس کیلئے اہم یہ ہے کہ صورتحال کا ادراک کر کے خود کو باصلاحیت اور اس قابل بنایا جائے کہ چیلنجز میں پنہاں مواقع تلاش کر سکیں اور اپنی منزل مقصود پر رواں دواں رہیں۔

زندگی میں انسان کو بعض وجوہات کی بناء پر کبھی کبھی اپنے مقصد سے پیچھے ہٹنا پڑتا ہے مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ دلبرداشتہ ہو کر اپنی منزل بدل لے کیونکہ یہ تو کھیل کا اہم قانون ہے کہ بڑی چھلانگ لگانے کیلئے کھلاڑی کو چند قدم مخالف سمت میں جانا پڑتا ہے۔ منزل کوئی بھی آسان نہیں ہوتی مگر ہر فرد کی منزل کا مقام اور مسائل الگ الگ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی منزل کے بارے میں کلیئر ہوتے ہیں اور خود کو ممکنہ چیلنجز سے نمٹنے کیلئے تیار کر لیتے ہیں وہ جلد کامیاب ہو جاتے ہیں مگر جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ ناکامی کا رونا روتے رہتے ہیں۔

میرے نزدیک یہ اصطلاح غلط ہے کہ اپنی منزل کی جانب جانے والے راستے پر سیدھے چلتے رہیں اور مشکلات و مصائب کے باوجود راستہ تبدیل نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی منزل تک پہنچنے کے مختلف راستے ہوتے ہیں۔ اگر ایک راستہ بند ہے یا وہاں مسائل زیادہ ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل سے فیصلہ کریں اور دوسرا راستہ تلاش کریں جو آپ کو آپ کی منزل تک لے جائے۔ ٹرین کی بہت زیادہ مثالیں دی جاتی ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر چلتی ہے اور لوگوں کو ان کی منزل تک پہنچاتی ہے۔ یہاں اہم بات یہ ہے کہ نہ تو تمام مسافروں کی منزل ایک ہوتی ہے اور نہ ہی ٹرین بالکل سیدھے راستے پر چلتی ہے بلکہ منزل کے حساب سے کانٹے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا اول تو آپ کو اپنی منزل کی جانب جانے والی صحیح ٹرین پکڑنی ہے اور دوسرا یہ کہ کانٹے بھی بدلتے رہنا ہے ورنہ سیدھے چلنے کے چکر میں بھٹک جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جنت کی پر آسائش زندگی سے نکال کر چیلنجز سے بھرپور دنیا میں بھیج دیا جہاں اسے مسائل کا مقابلہ

”استاد جی! یہ آخرت میں حساب کتاب کیسے ہوگا؟“

استاد نے ذرا سا توقف کیا، پھر اپنی جگہ

سے اٹھے اور سارے

شاگردوں میں کچھ پیسے

بانٹے، انہوں نے

پہلے لڑکے کو سو درہم،

دوسرے کو پچھتر، تیسرے کو

ساٹھ، چوتھے کو پچاس، پانچویں کو

پچیس، چھٹے کو دس، ساتویں کو پانچ، اور

جس لڑکے نے سوال پوچھا تھا اسے فقط ایک

درہم دیا۔

لڑکا بلاشبہ استاد کی اس حرکت پر دل گرفتہ اور

ملول تھا، اسے اپنی توہین محسوس ہو رہی تھی کہ استاد نے آخر

اسے سب سے کمتر اور کم مستحق کیونکر جانا؟

استاد نے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھتے ہوئے کہا:

”سب لڑکوں کو چھٹی، تم سب لوگ جا کر اس رقم کو پورا پورا خرچ

کرو، اب ہماری ملاقات ہفتے والے دن بستی کے نانہائی کے

تندرو پر ہوگی۔

ہفتے والے دن سارے طالب علم نانہائی کے تندور پر پہنچ گئے

جہاں استاد پہلے سے ہی موجود سب کا انتظار کر رہے تھے۔

سب لڑکوں کے آجانے کے بعد استاد نے انہیں بتایا کہ تم

میں ہر ایک اس تندور پر چڑھ کر مجھے اپنے اپنے پیسوں کو

کہاں خرچ کیا ہے کیا حساب دے گا۔

پہلے والے لڑکے جسے ایک سو درہم ملے تھے کو دھکتے تندور کی

منڈیر پر چڑھا کر استاد نے پوچھا:

”بتاؤ، میرے دیئے ہوئے سو درہم کیسے خرچ کئے تھے؟“

جلتے تندور سے نکلتے شعلوں کی تپش اور گرم منڈیر کی حدت

سے پریشان لڑکا ایک پیر رکھتا اور دوسرا اٹھاتا، خرچ کی ہوئی رقم کو یاد

کرتا اور بتاتا کہ پانچ درہم کا گڑ لیا تھا دس کی چائے، بیس کی انگور،
پانچ درہم کی روٹیاں، اور اسی طرح باقی کے خرچے لڑکے کے پاؤں
حدت سے جل رہے تھے تو باقی کا جسم تندور سے نکلتے شعلوں سے
جھلس رہا تھا حتیٰ کہ اتنی سی دیر میں اسے پیاس بھی لگ گئی تھی اور
الفاظ بھی لڑکھڑانا شروع۔ بمشکل حساب دے کر نیچے اتر۔

اس کے بعد دوسرا لڑکا، پھر تیسرا اور پھر اسی طرح باقی
لڑکے حتیٰ کہ اس لڑکے کی باری آن پہنچی جسے ایک درہم ملا تھا۔

استاد نے اسے بھی کہا کہ تم بھی تندور پر چڑھ جاؤ

اور اپنا حساب دو۔ لڑکا جلدی سے تندور پر چڑھا اور

بغیر کسی توقف کے بولا کہ میں نے ایک درہم کی

گھر کیلئے دھنیا کی گڈی خریدی تھی اور

ساتھ ہی مسکراتا ہوا نیچے اتر کر استاد

کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا جبکہ

باقی کے لڑکے ابھی تک

نڈھال بیٹھے اپنے

پیروں پر پانی ڈال کر

ٹھنڈا کر رہے تھے۔

استاد نے سب لڑکوں کو متوجہ کر کے

اس لڑکے کو خاص طور پر سناتے ہوئے کہا: بچو، یہ قیامت

والے دن کے حساب کتاب کا ایک چھوٹا سا منظر نامہ تھا۔ ہر انسان

سے اس کو جس قدر عطا کیا گیا ہے، اس کے برابر حساب ہوگا۔

لڑکے نے استاد کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا کہ آپ نے

جتنا کم مجھے دیا، اس پر مجھے رشک اور آپ کی عطا پر پیار آ رہا

ہے۔ تاہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی مثال تو بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنے حساب کی شدت سے بچائے

اور ہمارے ساتھ معافی اور درگزر والا معاملہ فرمائے۔ آمین

(عرب میڈیا سے لے کر آپ کے نفیس ذوق کیلئے ترجمہ کیا گیا)

ایک شاگرد اور استاد کے درمیان مکالمہ

(نائب اديف مباحثی فضل، پیار کا نئی کیس)



اس میں ہماری نفرتیں، لالچ، ہیرا پھیری، چالاکی، سازش، ہماری گردن کی اکڑ، ہمارے لہجے کے غرور کا وزن کتنا ہے.....؟؟؟

کسی جگہ پڑھا تھا کہ تبت کے لوگ ۲۱ گراموں کی اس زندگی کو موم سمجھتے ہیں، یہ لوگ صبح کے وقت موم کے دس مجسمے بناتے ہیں، ان میں ہر مجسمہ ان کی کسی نہ کسی خواہش کی نمائندگی کرتا ہے، دن کو سورج کی تپش میں اضافہ ہوتا ہے تو یہ مجسمے پگھلتے ہیں، شام تک ان کی دہلیز پر موم کے چند آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں بچتا، یہ لوگ ان آنسوؤں کو دیکھتے ہیں اور اپنے آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ تھی میری ساری خواہشیں اور اس کے بعد ان کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔

ہم ۲۱ گرام کے انسان جو خود کو ۲۱ گرام کے کروڑوں انسانوں کا حکمران سمجھتے ہیں، وقت کو اپنا غلام اور زمانے کو اپنا ملازم سمجھتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ بس ذرا سی تپش، بس ذرا سی ایک ہچکی، ہمارے اختیار، ہمارے اقتدار، ہماری اکڑ، غرور اور چالاک کی موم کو پگھلا کر رکھ دے گی، اور جب یہ ۲۱ گرام ہوا ہمارے جسم سے باہر نکل جائے گی تو ہم تاریخ کی سلوں تلے دفن ہو جائیں گے اور ۲۱ گرام کا کوئی دوسرا انسان ہماری جگہ لے لے گا۔

اللہ تعالیٰ کو پسند ہے! وہ دل جس میں مخلوق کا درد ہو وہ آنکھیں جن میں حیا ہو وہ شخص جو وعدہ وفا کرتا ہو وہ آنسو جو خوف خدا سے گریں وہ خدمت جو بغیر مطلب کے ہو یا اللہ ہمیں بھی یہ اوصاف عطا فرما اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

لاس اینجلس کے ڈاکٹر ابراہام نے انسانی روح کا وزن معلوم کرنے کیلئے نزع کے شکار لوگوں پر پانچ سال میں بارہ سو تجربے کئے۔ اس سلسلے میں اس نے شیشے کے باکس کا ایک انتہائی ترارو بنایا، وہ مریض کو اس ترارو پر لٹاتا، مریض کے پھیپھڑوں کی آکسیجن کا وزن کرتا، مریض کے جسم کا وزن کرتا ہے اور اس کے مرنے کا انتظار کرتا ہے مرنے کے فوری بعد اس کا وزن نوٹ کرتا ہے۔ ڈاکٹر

ابراہام نے سینکڑوں تجربات کے بعد اعلان کیا کہ ”انسانی روح کا وزن ۲۱ گرام ہے“ ابراہام کا کہنا تھا کہ انسانی روح اس ۲۱ گرام آکسیجن کا نام ہے جو پھیپھڑوں کے کونوں کھدروں، درزوں اور لکیروں میں چھپی رہتی ہے، موت ہچکی کی صورت میں انسانی جسم پر وار کرتی ہے اور پھیپھڑوں کی تہوں میں چھپی اس ۲۱ گرام آکسیجن کو باہر دھکیل دیتی ہے اس کے بعد انسانی جسم کے سارے سیل مر جاتے ہیں اور انسان فوت ہو جاتا ہے.....

یہ ۲۱ گرام کتنے ہوتے ہیں.....؟
۲۱ گرام لوہے کے ۱۴ چھوٹے سے دانے ہوتے ہیں، ایک ٹماٹر، پیاز کی ایک پرت، ریت کی چھ چٹکیاں اور پانچ ٹشو پیپر ہوتے ہیں۔

یہ ہماری اوقات ہے۔ لیکن ہم بھی کیا لوگ ہیں ہم ۲۱ گرام کے انسان، خود کو کھربوں ٹن وزنی کائنات کا خدا سمجھتے ہیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر روح کا وزن ۲۱ گرام ہے تو ان ۲۱ گراموں میں ہماری خواہشوں کا وزن کتنا ہے؟؟؟

عدل کے بارے ایک خوبصورت واقعہ

انتخاب: حافظ غلام دستگیر



پیادے کو سلطان کے سامنے پیش کیا گیا۔
سلطان نے گرج کر پوچھا:
”بے وقت اذان کیوں دے رہے تھے؟“
قاضی سراج الدین نے آپ کو عدالت میں طلب کیا ہے
آپ فوراً میرے ساتھ عدالت چلیں۔

”پیادے نے قاضی صاحب کا حکم نامہ سلطان کو دیتے ہوئے کہا:
سلطان فوراً اُٹھا۔ ایک چھوٹی سی تلوار اپنی آستین میں چھپالی۔
پھر پیادے کے ساتھ عدالت پہنچا۔ قاضی صاحب نے بیٹھے بیٹھے
مقتول کی ماں اور سلطان کے بیان باری باری سنے پھر فیصلہ سنایا۔
”غلطی سے ہو جانے والے قتل کی وجہ سے سلطان پر کفارہ اور
اس کی برادری پر خون کی دیت آئے گی۔ ہاں اگر مقتول کی ماں
مال کی کچھ مقدار پر راضی ہو جائے تو اس مال کے بدلے
سلطان کو چھوڑا جاسکتا ہے۔“

سلطان نے لڑکے کی ماں کو بہت سے مال پر راضی کر لیا پھر
قاضی سے کہا: ”میں نے لڑکے کی ماں کو مال پر راضی کر لیا
ہے۔“ قاضی نے عورت سے پوچھا:
”کیا آپ راضی ہو گئیں؟“

”جی ہاں! میں راضی ہو گئی ہوں“ عورت نے قاضی کو جواب دیا۔
اب قاضی اپنی جگہ سے سلطان کی تعظیم کیلئے اٹھے اور انہیں
اپنی جگہ پر بٹھایا۔ سلطان نے بغل سے تلوار نکال کر قاضی سراج
الدین کو دیکھاتے ہوئے کہا:
”اگر آپ میری ذرا سی بھی رعایت کرتے تو میں اس تلوار سے
آپ کی گردن اڑا دیتا۔“

قاضی نے بھی اپنی گدی کے نیچے سے کوڑا نکال کر سلطان
غیاث الدین کو دکھاتے ہوئے کہا:

”اور اگر آپ شریعت کا حکم ماننے سے ذرا بھی ہچکچاتے تو میں
اس کوڑے سے آپ کی خبر لیتا۔ بے شک یہ ہم دونوں کا امتحان
تھا۔“ ایسے بھی حکمران تھے اور ایسے عادل منصفین تھے۔ اللہ
تعالیٰ ہم کو ایسے عادل نج اور نیک حکمران عطا فرمائے۔ (آمین)

تمام وزیر میدان میں تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔
سلطان غیاث الدین بھی ان کے ساتھ شریک تھا۔ اچانک سلطان
کا نشانہ خطا ہو گیا اور وہ تیر ایک بیوہ عورت کے بچے کو جا لگا۔ اس
سے وہ مر گیا۔ سلطان کو پتہ نہ چل سکا۔ وہ عورت قاضی سلطان کی
عدالت میں پہنچ گئی۔ قاضی سراج الدین عورت کی طرف متوجہ
ہوئے اور پوچھا:

”کیا بات ہے؟ تم کیوں رو رہی ہو؟“

عورت نے روتے ہوئے سلطان کے خلاف شکایت لکھوائی:

”سلطان کے تیر سے میرا بچہ ہلاک ہو گیا ہے۔“

قاضی سراج الدین نے عورت کی بات پوری توجہ سے سنی
اور پھر اسی وقت سلطان کے نام خط لکھا:

”آپ کے خلاف شکایت آئی ہے فوراً عدالت میں حاضر ہو
جائیں اور اپنے خلاف آنے والی شکایت کا جواب دیں“

پھر یہ حکم عدالت کے ایک پیادے کو دے کر ہدایت کی:

”یہ حکم نامہ فوراً سلطان کے پاس لے جاؤ۔“

پیادے کو یہ حکم دے کر قاضی سراج الدین نے ایک کوڑا
نکالا اور اپنی گدی کے نیچے چھپا دیا۔

پیادہ جب سلطان کے محل میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ
سلطان کو درباریوں نے گھیر رکھا ہے اور قاضی کا حکم نامی سلطان
تک پہنچانا مشکل ہے۔ یہ دیکھ کر پیادہ نے اونچی آواز میں اذان
دینا شروع کر دی۔ بے وقت اذان سن کر سلطان نے حکم دیا:
”اذان دینے والے کو میرے سامنے پیش کرو۔“



الْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

البرهان انٹرنیشنل پاکستان

سچے جذبے کی لگن

البرهان ایجوکیشنل سسٹم

28 واں سالانہ

علاقہ سہ ماہی سناؤ دوپٹہ چوری ویرا

زیر صدارت

بیگم محمد فضل شاہد
چیمبر فورالائین یانفت ماون

گلشن پارک گلبرگ اے
فیصل آباد

بیت الخ

17 رمضان المبارک
صبح 9 تا 1 بجے دوپہر

محشر ممتاز مذہبی سکالر
عائشہ صدیقہ صاحبہ
چیرپن البرهان انٹرنیشنل پاکستان

مینجنگ بیگم حاجی مختار احمد، بیگم ندیم داؤد

معلماء طالبات البرهان ایجوکیشنل سسٹم
گلی نمبر 6 گوہند پورہ فیصل آباد
0300-8663533

ماہنامہ محمدیہ

پیشہ ورانہ

سچے جذبے کی لگن ایس ایف اے قرآن مجید

21 تربیتی نشستیں

الضیافۃ فی القرآن والحدیث والاسیاق والاسیاد والاسیول والاسیول



1439ھ 2018ء

یکم رمضان المبارک تا
21 رمضان المبارک

ممتاز مذہبی سکالر

عائشہ صدیقہ

چیرپرن: ایسٹ انٹرنیشنل پاکستان

دن 12:30 بجے تا
اوقا شام 3 بجے تک روزانہ

بقام

چنویٹ سلیس

106-C جڑوالہ روڈ N-F-C یونیورسٹی فیصل آباد

نماز ظہر
12:30 پر ادا
ہوا کرے گی

نماز ظہر
12:30 پر ادا
ہوا کرے گی

رابطہ اور معلومات
کے لیے

محافظہ سعب

0300-8663533

برائے خواتین

یکم رمضان المبارک روزہ کیا سکھاتا ہے

2 رمضان المبارک اپنے رب کریم سے محبت کیجئے

3 رمضان المبارک حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے کردار کی روشنی میں بیٹی + ماں

4 رمضان المبارک نماز براہیوں سے روکتی ہے

5 رمضان المبارک رحمت خداوندی کے مناظر

6 رمضان المبارک سورہ فاتحہ + سورہ بقرہ آخری رکوع کی تفسیر

7 رمضان المبارک چہار قل + آیت الکرسی کے فضائل و تفسیر

8 رمضان المبارک میراجہ میری مرضی - خلافت اسلام تصور

9 رمضان المبارک مخلوط تعلیمی نظام - خرابیوں کی جڑ

10 رمضان المبارک تقریب رونمائی کتاب بعنوان "تفسیر قرطبی میں مباحث سیرت" محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کا ایہ فل کامقالہ

11 رمضان المبارک فکر آخرت فائدہ دیتی ہے

12 رمضان المبارک حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے کردار کی روشنی میں بیوی کیلئے خاوند کی حیثیت

13 رمضان المبارک ساس، ہمسر کے حقوق / عورت کا کردار بھوکے روپ میں

14 رمضان المبارک اولاد کی تربیت رضاعت سے شادی تک (تین ادوار میں)

15 رمضان المبارک شان رسالت مآب ﷺ قرآن و حدیث کی روشنی میں

16 رمضان المبارک عقیدہ ختم نبوت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا

17 رمضان المبارک جلسہ غزوہ بدر گلشن پارک گلبرگ صبح 9 تا 1 بجے دوپہر

18 رمضان المبارک اسلام نے مجھے پردے میں تحفظ و کامیابی دی

19 رمضان المبارک دعا کے آداب

20 رمضان المبارک درود پاک پڑھنے سے رزق بڑھتا ہے

21 رمضان المبارک فضائل حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ و اختتامی پروگرام